Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 55

شمارہ 17

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

28 ربیع الاول 1427 ہجری 27 شہادت 1385 ہش 27 اپریل 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 22 اپریل (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے سڈنی (آسٹریلیا) میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور احباب کو عہد بیعت کے مطابق زندگی گزارنے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

تمام سعادت مندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے

نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام سعادت مندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔ جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے۔ وہ بڑا قادر ہے وہ ذوالعذاب الشدید ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے۔ پس جب تک انسان آمنت باللہ کی حدود سے نکل کر عرفت اللہ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اسکی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے جسکو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا مثلاً جبکہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی ایسے سوراخ کے نزدیک بھی جانا پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ اسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اسکی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے جبتک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہونگا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے۔

انسانی فطرت میں یہ خاصہ جبکہ موجود ہے کہ سچی معرفت نقصان سے بچا لیتی ہے جیسا کہ سانپ یا شیر یا زہر کی مثال سے بتایا گیا ہے پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے کہ ایمان بھی ہو اور گناہ بھی دور نہ ہو میں دیکھتا ہوں کہ ان فری میسنوں میں محض ایک رعب کا سلسلہ ان کے اسرار کے اظہار سے روکتا ہے اور کچھ نہیں پھر خدا کی عظمت و جبروت پر ایمان گناہ سے نہیں بچا سکتا؟ بچا سکتا ہے اور ضرور بچا سکتا ہے۔

پس گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلیات ہیں۔ اور اس آنکھ کو پیدا کرنا شرط ہے جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے اور اس یقین کی ضرورت ہے جو گناہ کے زہر پر پیدا ہو۔ زمین سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آسمان اس تاریکی کو دور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے زمینی آنکھ بے نور ہوتی ہے جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو اس لئے جبتک آسمانی نور جو نشانات کے رنگ میں ملتا ہے کسی دل کو تاریکی سے نجات نہ دے انسان اس پاکیزگی کو کب پا سکتا ہے جو گناہ سے بچنے میں ملتی ہے پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش کرنی چاہئے جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اترتا ہے اور ایک ہمت، قوت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گرد و غبار سے دل کو پاک کرتا ہے اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کر لیتا اور اس سے دور بھاگتا ہے جب تک یہ حاصل نہیں گناہوں سے بچنا محال ہے یہ طریق ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔

(ملفوظات ج ۳ ص ۴۔۵ مطبوعہ لندن)

ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ جس کی ہم نے بیعت کی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے

اور ہم نے اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گذارنی ہے

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ چونکہ تمہیں فلاں شخص کی وجہ سے ٹھوکر لگی ہے اسلئے تمہیں معاف کیا جاتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21.4.06 بمقام سڈنی آسٹریلیا

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو تین دن تک میرا آسٹریلیا کا دورہ اختتام کو پہنچنے والا ہے اس دورہ میں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے میں شمولیت اور خطابات کی توفیق ملی وہیں جماعت کے تقریباً تمام افراد سے انفرادی ملاقاتیں ہوئیں اور براہ راست رابطوں سے بہت کچھ دیکھنے اور سمجھنے کا موقعہ ملا۔

فرمایا عمومی طور پر احباب جماعت آسٹریلیا اخلاص و وفا میں کسی بھی جماعت سے پیچھے نہیں البتہ بعض کمزوریاں بھی ہوتی ہیں جن کا ذکر اسلئے ضروری ہوتا ہے تاکہ انہیں اصلاح پیدا ہو جائے فرمایا یہاں کے احمدیوں میں بہت بڑی تعداد پاکستان سے آکر بسنے والوں کی ہے جن میں بعض تو بہت پرانے ہیں اور بعض کو بعد میں اسائلم ملا ہے بعض احمدی ایسے ہیں جو فجی وغیرہ ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض آسٹریلیا کے باشندے ہیں الحمد للہ کہ احمدی احباب کے بچے تعلیمی میدان میں بہت آگے ہیں اور یہ بہت اچھا شگون ہے ان نوجوانوں کا جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق بھی ہے سب نے ہی جلسے کی ڈیوٹیاں نہایت اچھے رنگ میں سرانجام دیں اللہ تعالیٰ سبکو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضور نے فرمایا چونکہ پاکستان کے احمدیوں کی تعداد زیادہ ہے اسلئے بعض دفعہ بعض لوگوں کو ان کی

باقی صفحہ نمبر 15 پر دیکھیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عاشق محمد مصطفیٰ ﷺ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام زندہ باد!!

اخبار "منصف" حیدرآباد کے ایک دلآزار مضمون کے جواب میں

((۲-آخری))

گزشتہ گفتگو میں ہم نے حیدرآباد کے اخبار روزنامہ "منصف" شمارہ 7 اپریل 2006ء میں شائع شدہ ایک بدزبان شاتم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نہایت غلیظ اور دلآزار مضمون کا جواب لکھتے ہوئے بتایا تھا کہ اس بدزبان اور جھوٹے شخص نے لکھا ہے کہ ڈنمارک کے اخبار نے توہین رسالت کی، تو تمام دنیا کے مسلمانوں نے احتجاج کیا لیکن احمدی نعوذ باللہ من ذالک سو سال سے توہین رسالت کر رہے ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی احتجاج اور بائیکاٹ نہیں ہو رہا گزشتہ گفتگو میں ہم قرآن وحدیث اور بزرگان اُمت کے فرمودات کی روشنی میں مقام مسیح موعود و مہدی معہود کا تذکرہ کر رہے تھے آج کی گفتگو میں ہم عرض کرتے ہیں کہ ڈنمارک اور یورپ کے دیگر اخبارات کے توہین آمیز کارٹونوں کے احتجاج میں اگر سب سے پہلے کوئی مسلم جماعت سامنے آئی ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔

باقی تمام فرقوں کے مسلمانوں نے تو فروری 2006ء میں تشدد آمیز احتجاج کئے اپنے ہی ممالک میں ہی توڑ پھوڑ کی لیکن یہ واقعہ تو ستمبر 2005ء کا ہے۔ جماعت احمدیہ تو بفضلہ تعالیٰ اُسی وقت حرکت میں آ گئی تھی۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ متعین کوپن ہیگن (ڈنمارک) جناب نعمت اللہ بشارت صاحب ستمبر کے مہینہ میں ہی اس اخبار کے ایڈیٹر سے ملے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے متعلق ایک مضمون تیار کر کے اس اخبار میں چھپنے کیلئے دیا اور لکھا کہ ہم مسلمان اس حرکت کو سخت ناپسند کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ امر آزادی صحافت کے اصولوں کے خلاف ہے اس لئے ہم ان کارٹونوں کی اشاعت پر احتجاج کرتے ہیں اور اظہار افسوس کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تشدد نہیں کریں گے۔ جلوس وغیرہ نہیں نکالیں گے لیکن قلم کا جہاد جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھایا ہے اسے جاری رکھیں گے۔ ہمارے مبلغ اسلام مولانا نعمت اللہ بشارت صاحب کی اس گفتگو اور مضمون کا مثبت ردعمل ہوا محترم مبلغ صاحب کا مضمون اخبار نے شائع کیا اور پھر ڈینش عوام کی طرف سے بھی اس کا بڑا اچھا ردعمل ہوا۔ مضمون کی اشاعت کے بعد کئی فون اور خطوط آئے اور جماعت احمدیہ کے اس طریقہ احتجاج اور قلمی جہاد کو پسند کیا گیا۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ کے مبلغ کو جرنلسٹ یونین کے صدر کی طرف سے ان کی میٹنگ میں شمولیت کی اور اسلام اور آزادی ضمیر کے متعلق اپنے مؤقف کی وضاحت کرنے کی دعوت دی گئی چنانچہ انہیں اسلام اور آزادی ضمیر اور اسلام اور مذہبی راہنماؤں کی تکریم جیسے موضوعات پر اظہار خیال کرنے کا موقع ملا۔ مبلغ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ کس قدر ہمدرد انسان اور مشفق انسان تھے اور کتنے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ اپنے دشمنوں سے بھی انصاف کے سلوک کی تعلیم دیتے تھے تو کیا ایسے انسان کا کارٹون بنانا اور ان کی توہین کرنا کسی طرح بھی آپ لوگوں کو زیب دیتا ہے۔ اس پر میٹنگ میں موجود تمام ممبران نے ہمارے مبلغ صاحب کی باتوں کو سراہا اور ایک کارٹونسٹ نے جو اس میٹنگ میں شامل تھا برملا اظہار کیا کہ اگر اس طرح کی میٹنگ پہلے ہو جاتی تو وہ ہرگز ایسا کارٹون نہ بناتا۔ اس موقع پر صدر یونین کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری کی گئی جس کا مسودہ سب کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا۔

اس طرح انہی دنوں ہمارے مبلغ صاحب کا کوپن ہیگن TV پر ایک انٹرویو ہوا۔ اس طرح اس موقع پر انہوں نے ڈنمارک کے منسٹر صاحب سے بھی میٹنگ کی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے اور باقی تمام مسلمانان عالم کی طرف سے ان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے انہیں توجہ دلائی کہ آئندہ اس قسم کے واقعات نہ ہوں اور ڈنمارک کی طرح ہی یورپ کے باقی ملکوں میں بھی جہاں ان کارٹونوں کی اشاعت ہوئی ہے جماعت احمدیہ نے یہ قلمی جہاد کیا ہے۔

اخبار "منصف" کو اور اس کے حوالہ سے مولانا انصار اللہ کو ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تم تو خواب میں بھی ڈنمارک کے مخالف اخبارات کے جواب نہیں دے سکتے لیکن معصوم مسلمانوں کو غلط اور جھوٹے طور پر جماعت کے خلاف بائیکاٹ کیلئے اُکسا رہے ہو اور ملک میں شر اور فساد پھیلانے کی تعلیم دے رہے ہو لیکن جماعت احمدیہ باقی تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جس قلمی جہاد میں مصروف ہے اس کا ذکر تک نہیں کرتے جیسا کہ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ اس دور کے علماء کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:

علماء هم شر من تحت أديم السّماء
من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود

یعنی ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے نکلیں گے اور پھر انہیں میں لوٹ جائیں گے لہذا مسلمان بھائیوں سے ہماری درخواست ہے کہ ان جھوٹے اور بدزبان ملاؤں کی یکطرفہ باتوں میں نہ آئیں بلکہ اس عظیم خدمت اسلام کی طرف دیکھیں جو جماعت احمدیہ پوری دنیا میں کر رہی ہے۔ ان مولویوں نے اس موقع پر اگر کچھ کیا ہے تو صرف یہی کہ مسلمان ممالک میں پرتشدد احتجاج اور ہڑتالیں وغیرہ کروا کر اپنا ہی نقصان کروا دیا اپنے ہی لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا کئی لوگوں کو زخمی کر دیا۔ اور قبرستانوں اور ہسپتالوں کو بھر دیا۔ لیکن حقیقی قلمی جہاد جس کو قرآن مجید نے جہاد کبیر قرار دیا ہے وہ اس موقع پر تمام دنیا میں بالخصوص یورپ کے ملکوں میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔

اس موقع پر سب سے بڑا جہاد جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے آپ نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر نشر ہونے والے اپنے متعدد خطبات جمعہ میں جو دس فروری سے آپ نے مسلسل ارشاد فرمائے اور جو پوری دنیا میں بین الاقوامی زبانوں کے تراجم کے ساتھ سنائے گئے کارٹونوں کی اشاعت کے افسوسناک واقعہ کا ذکر کر کے اس تعلق میں اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت کی اور مسلمانوں کو اور غیر مسلموں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ نے عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ایک مقام پر آپ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"مسلمان کہلانے والوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ احمدی ہیں یا نہیں، شیعہ ہیں یا سنی ہیں یا کسی بھی دوسرے مسلمان فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جب حملہ ہوا تو وقتی جوش کی بجائے جھنڈے جلانے کی بجائے توڑ پھوڑ کرنے کی بجائے ایمبیسیوں پر حملے کرنے کی بجائے اپنے عملوں کو درست کریں کہ غیر کو انگلی اُٹھانے کا موقع ہی نہ ملے کیا یہ آگیں لگانے سے سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت اور مقام کی نعوذ باللہ صرف اتنی ہی قدر ہے کہ جھنڈے جلانے سے یا کسی سفارتخانے کا سامان جلانے سے بدلہ لے لیا۔ نہیں ہم تو اس نبی کے ماننے والے ہیں جو آگ بجھانے آیا ہے اور وہ محبت کا سفیر بن کر آیا تھا وہ امن کا شہزادہ تھا پس کسی بھی سخت اقدام کی بجائے دنیا کو سمجھائیں اور آپ کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتائیں"۔ (بدر 23 مارچ 2006 صفحہ 6)

احمدیوں کو ان کی ذمہ داری سمجھاتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھینچنے کیلئے دنیا کی لغویات سے بچنے کیلئے اس قسم کے جو فتنے اُٹھتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے آنحضرت ﷺ کی محبت کو دلوں میں سلگائے رکھنے کیلئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود بھیجنا چاہئے کثرت سے درود بھیجنا چاہئے اس پرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کیلئے اپنی نسلوں کو احمدیت اور اسلام پر قائم رکھنے کیلئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ ان اللّٰہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (الاحزاب 51)

کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔"

پس یہ وہ محسن خلیفہ ہے اور یہ وہ محسن جماعت ہے جو دن رات اسلام کے دشمنوں کے خلاف قلمی جہاد میں مصروف ہے جو دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول ہے لیکن تم قلمی جہاد کو بھلا بیٹھے ہو الٹا ان کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے انہیں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ توہین کرنے والے قرار دیتے ہو۔ حالانکہ تم اچھی طرح جانتے بھی ہو کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یا لکھ رہے ہو یا شائع کر رہے ہو سب جھوٹ ہے...... خدا جانے اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ ہم تو یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ کے اس الہام پر غور کرو جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک کہ میں اس کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرنے کا ارادہ بھی کرے گا اور میں اس کو ذلیل وخوار کروں گا جو تیرے ذلیل کرنے کا ارادہ بھی کرے گا۔

بآخر ہم اخبار "مصنف" کو اور "مولانا محمد انصار اللہ" کو یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ عالم اسلام کی تکالیف کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے ایک کے بعد ایک خطے پر دشمنان اسلام اپنے دانت تیز کر رہے ہیں تم لوگ اگر مسلمانوں کی اور عالم اسلام کی تکالیف کو کچھ کم نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنی ان بیوقوفانہ باتوں سے ان کو بڑھاؤ تو نہ، مسلمان پہلے ہی افتراق وانشقاق کا شکار ہیں پاکستان جیسے اسلامی ملک میں تو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مقدس دن بھی اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ نہیں ہو سکا اور یہ سب کچھ تمہارے جیسے منافرت پھیلانے والے ملاؤں کی وجہ سے ہے۔ خدا کیلئے اب تو عقل کے ناخن لو کچھ تو ہوش کو استعمال میں لاؤ اللہ تم کو نیک توفیق بخشے آمین۔

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ اپنے مسائل خود حل کرنے کی بجائے ان مغربی ممالک کے مرہونِ منت ہیں جو انہیں مزید اپنے شکنجہ میں جکڑتے چلے جارہے ہیں۔

اگر مسلم اُمّہ تقویٰ پر چلے تو پھر اس پر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق رحم ہوگا اور آئے دن کی زیادتیوں اور ظلموں سے ان کی جان بچے گی۔ اس تقویٰ کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس زمانے کے امام کو مان لیں

عرب دنیا میں عیسائیت نے بھرپور حملہ کیا ہوا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جو اُن کے اعتراضات کے جواب دے رہی ہے۔ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کو سمجھائیں بھی اور ان کے لئے دعا بھی کریں کیونکہ اُمّت اس وقت بہت بڑی مشکل میں گرفتار ہے۔

(عالم اسلام کے بگڑتے ہوئے نہایت ہی خوفناک اور دردناک حالات پر گہرے دُکھ اور کرب کا اظہار اور دعاؤں کی خاص تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 17 / مارچ 2006ء بمطابق 17 / امان 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج سے تقریباً 15-16 سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی حالت کا نقشہ کھینچا تھا کہ اپنوں اور غیروں نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا ہے، یا اُس وقت پہنچا رہے تھے اور جو اَب تک پہنچا رہے ہیں۔ اور خاص طور پر عرب دنیا کی جو حالت ہے اور جس میں مزید بگاڑ پیدا ہو رہا ہے اور مغرب کے بعض ممالک اپنی گرفت میں رکھنے کے لئے ان عرب ممالک کی جو حالت بنا رہے ہیں یا جو اُس وقت بنا رہے تھے، ابھی تک وہی حالت چل رہی ہے۔ اس کا نقشہ جیسا کہ مَیں نے کہا آپ نے اپنے خطبات میں کھینچا تھا اور کئی خطبات اس بارے میں ارشاد فرمائے تھے جس میں مسلمانوں کو بھی اس خوفناک حالت سے باہر نکلنے کے مشورے دیئے تھے اور جماعت کو بھی توجہ دلائی تھی کہ عالم اسلام کے لئے دعا کریں کیونکہ بہت ہی خوفناک حالات اسلامی دنیا اور خاص طور پر عرب دنیا کے نظر آرہے ہیں۔ اسلامی دنیا کو جو مشورے آپ نے دیئے تھے اُن پر تو ظاہر ہے ہمیشہ کی طرح اسلامی دنیا کے لیڈروں نے نہ تو جہ دینی تھی اور نہ دی۔ اور جو تجزیہ آپ نے کیا تھا اور جو نتائج اخذ کئے تھے عین اسی کے مطابق ہم نے نتائج دیکھے۔

دس بارہ سال کی انتہائی سختیوں کے بعد عراق کو جس طرح تہس نہس کیا گیا وہ تمام حالات ہمارے سامنے ہیں۔ آج بھی بظاہر پرانی حکومت کو اُلٹانے اور بظاہر نئی جمہوری حکومت لانے کے باوجود جو آگ لگی ہوئی ہے یا جو آگ اس وقت لگی تھی اس میں روز بروز شدت پیدا ہوتی جارہی ہے۔ اب اخباروں میں ہر جگہ یہ شور ہے کہ عراق میں سول وار (Civil War) کا خطرہ ہے۔ کل پھر ایک بڑا خوفناک ہوائی حملہ ہوا ہے، انہوں نے یہ حملہ ریگستان میں کیا ہے، کہتے یہی ہیں کہ یہاں کچھ لوگ چھپے ہوئے تھے، اور کچھ اسلحہ کے ڈپو تھے ان کو تباہ کرنا ضروری تھا۔ تو بہرحال جو آگ بھڑکی تھی وہ اب تک بھڑکتی چلی جارہی ہے۔ اس سے یقیناً ایک احمدی کا دل دکھتا ہے کیونکہ مسلمان کہلانے والوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کی یہ حالت انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اس لئے ہمیں انتہائی درد سے مسلم اُمّہ کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں آپس کی دشمنیوں سے بھی بچائے اور بیرونی دشمنوں سے بھی بچائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی لیڈر شپ اور رہنمائی کو ہوش مند ہاتھوں میں دے جن کے اپنے ذاتی مفاد نہ ہوں۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کو جو بھی قیادت اب تک ملی ہے، اِلّا ماشاء اللہ، تمام اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے رہے ہیں اور جو ملکی مفاد کی خاطر کام کرنے والے تھے انہیں اندرونی اور بیرونی سازشوں نے ناکام کر دیا۔

گزشتہ دنوں ایک کتاب نظر سے گزری۔ یہ کتاب ایک امریکن کی ہے اس نے اپنے ہی ملک کی حکومت کا مختصر طور پر نقشہ کھینچا ہے کہ وہ ان ملکوں میں کیا طریقہ واردات اختیار کرتے ہیں۔ وہ بھی اس میں ایک عرصہ تک کام کرتا رہا ہے۔ پہلے بھی یہ لوگ لکھتے رہے ہیں لیکن یہ نئی کتاب ہے کہ کس طرح مختلف کمپنیوں کے ذریعے سے یہ تیسری دنیا کے ممالک کو اپنے قابو میں کرتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے انہیں اپنے زیرنگیں کر لیتے ہیں۔ اس کے مطابق اگر مختلف مالی اداروں کے ذریعے سے ان غریب ممالک کو یا ترقی پذیر ممالک کو انڈسٹری وغیرہ لگانے کے لئے کوئی امداد دی جاتی ہے یا کوئی پروجیکٹ شروع کیا جاتا ہے تو اگر سو ڈالر کی امداد دی جاتی ہے تو حقیقتاً صرف تین ڈالر اس قوم کے مفاد میں استعمال ہو رہے ہوتے ہیں جسے امداد دی جاتی ہے اور باقی صرف احسان ہوتا ہے۔

اس نے لکھا ہے کہ عرب ممالک اور ایران وغیرہ کی ہمارے نزدیک ایک خاص اہمیت ہے یعنی امریکہ یا مغربی ممالک کے نزدیک، اس لئے ان کو اپنے زیرنگیں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ عراق کے تیل کے ذخائر جہاں ہیں ان کی اہمیت کے علاوہ اس کے دو دریاؤں دجلہ اور فرات کی وجہ سے جو پانی کے وسائل ہیں ان کی بھی اہمیت ہے۔ کہتا ہے اس وجہ سے خطے کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے مطابق، بعض اندازے جو لگائے گئے ہیں، عراق میں سعودی عرب سے بھی زیادہ تیل کے ذخائر ہیں۔ اس کے علاوہ جغرافیائی لحاظ سے بھی بڑی اہمیت ہے اس لئے اس کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کتاب لکھنے والے جان پرکنز (John Perkins) ہیں انہوں نے یہ ساری صورتحال لکھی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ غلط لکھی ہے لیکن بعد کے جو حالات ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ جو باتیں بھی لکھیں صحیح لکھتے رہے۔ کیونکہ یہ کم و بیش باتیں ایسی ہیں جو اس کتاب کے لکھے جانے سے 10-12 سال پہلے ہی جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے خطبات کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کر چکے ہیں۔ اس وقت کی خبروں کے حساب سے یعنی جب پہلی دفعہ 1991ء میں عراق پر حملہ کیا گیا تھا مغربی رہنماؤں نے یہ بیان دیئے تھے کہ ہمیں عراق کے تیل میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، ہمیں اگر دلچسپی ہے تو دنیا میں امن قائم کرنے میں دلچسپی ہے۔ اس لئے جو بھی امن کو نقصان پہنچاتا ہے اسے سزا دینی ضروری ہے اور دیکھیں اب یہ سزا اتنی سخت ہے اور اتنی لمبی ہوگئی ہے کہ 16-17 سال ہوگئے ہیں مگر وہ سزا دیتے چلے جارہے ہیں۔

یہ بھی مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ اپنے مسائل خود حل کرنے کی بجائے ان مغربی ممالک کے مرہونِ منت ہیں، ان کے آلہ کار بنتے چلے جارہے ہیں۔ ان مغربی رہنماؤں کے عراق کے تیل سے عدم

دلچسپی کے دعویٰ کی اس کتاب نے قلعی کھول دی ہے۔ ایران سے بھی ان لوگوں کو اس لئے دلچسپی ہے اور اس پر ان مغربی ملکوں کی بات نہ ماننے پر پابندیاں عائد کرنے کے بارے میں غور شروع بھی ہو چکا ہے، بلکہ کارروائی بھی شروع ہو چکی ہے کہ وہاں بھی تیل کے ذخائر ہیں کیونکہ وہاں ایک لمبے عرصے سے جو ایران کی حکومت ہے اس کو ختم کر کے اپنی مرضی کی جمہوری حکومت قائم کرنے کے منصوبے بن رہے تھے۔

اس کتاب والے نے یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ ایران کے وقت میں بھی 52-1951ء کی بات ہے جب ایک مغربی آئل کمپنی کے خلاف بعض وجوہ کی بنا پر اس وقت کے وزیر اعظم نے کارروائی کی تو ایران میں ان ملکوں کی طرف سے ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے کہ عوام میں حکومت اور وزیر اعظم کے خلاف جلسے جلوس نکالے جانے شروع ہو گئے جس کے نتیجے میں اس کی حکومت ختم ہو گئی۔ اور پھر شاہ ایران کے ذریعے سے اپنی من مانی کے کام کروائے گئے۔ تو اب گزشتہ دنوں (3-4 دن پہلے) پھر اخبار میں تھا کہ آج کل امریکہ ایران کے خلاف، اس کی ایٹمی توانائی کے خلاف جو پابندیاں لگانا چاہتا ہے اگر ایران نے بات نہ مانی تو ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے کہ عوام کو ایرانی رہنماؤں سے علیحدہ کیا جائے، ان کے اندر ایسی صورت حال اور بے چینی پیدا کی جائے کہ اندر سے عوام اٹھ کھڑے ہوں اور پھر یہ ہے کہ ساتھ بیرونی پابندیاں بھی لگانی شروع کی جائیں گی۔ تو یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں، چاہے وہ عراق ہو، ایران ہو یا کوئی اور اسلامی ملک ہو کہ اسلامی دنیا کے خلاف یہ کارروائیاں ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی اور خاص طور پر ایسے ممالک جن کے پاس وسائل بھی ہیں، بعض قدرتی وسائل ہیں اور امکانات ہیں کہ وہ ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑے ہو جائیں۔ یا جن کے بارے میں مغرب کے بعض ملکوں کو یہ شک ہے کہ ان کے مقابل پر کھڑے ہو کر یہ ملک ان کی پالیسیوں سے اختلاف کر سکتے ہیں، تو ان کے خلاف بہر حال کارروائیاں ہوتی ہیں۔

پس اسلامی ملکوں کے لئے یہ غور کا مقام ہے کہ اب بھی سبق حاصل کر لیں۔ جو نصیحت آج سے 16 سال پہلے ان کو کی گئی تھی اس سے انہوں نے سبق حاصل نہیں کیا تھا، اس کو دوبارہ دیکھیں۔ ایک ملک تو راکھ کا ڈھیر ہو گیا لیکن بدقسمتی سے وہاں کے عوام کو اب بھی عقل اور سمجھ نہیں آ رہی۔ غلط رہنماؤں کے ہاتھوں میں جو رہنما اپنے ذاتی مفادار رکھتے ہیں یا جو بیرونی طاقتوں کے آلہ کار بنے ہوتے ہیں، عوام بھی ان کی باتوں میں آ کر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ وہاں پچھلے دنوں مزاروں پہ حملہ ہوا۔ اس کے علاوہ خودکش حملے ہوتے رہتے ہیں تو اپنے ہی لوگ تھے جو مرے۔ فرقہ واریت نے ان لوگوں کو اندھا کر دیا ہے۔ ہر خودکش حملہ میں اپنی قوم کے لوگ مارے جاتے ہیں، شاید ایک آدھ ان میں غیر ملکی فوجی مرتا ہو۔ باقی دسیوں ان کے اپنے لوگ مارے جا رہے ہوتے ہیں۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے، اور کون سا انصاف ہے یا کونسا اسلام ہے؟ جو عراق میں آجکل ظاہر ہو رہا ہے۔ ان ملکوں کی انہی حرکتوں کی وجہ سے جو مغربی طاقتیں اپنے خیال میں وہاں انصاف اور جمہوریت قائم کرنے آئی ہیں وہ فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ہر خودکش حملہ جو روزانہ وہاں ہوتا ہے ان کو وہاں سے نکالنے کی بجائے وہاں رکھنے کا جواز مہیا کر رہا ہے۔ گو وہ کہتے یہی ہیں کہ ہم اپنے پروگرام کے مطابق چلے جائیں گے اور انخلاء شروع ہو چکا ہے اور یہ مکمل ہو جائے گا۔ لیکن یہ حرکتیں، جواز بہر حال مہیا کر رہی ہیں۔ ٹھیک ہے اس وجہ سے ان بیرونی ملکوں کی فوجوں میں کچھ خوف کی صورت بھی پیدا ہوئی ہے۔ لیکن جن حکومتوں کو اپنی انا ہر چیز سے زیادہ عزیز ہو ان کو کسی جانی نقصان کی پرواہ نہیں ہوتی۔ تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے، ان مغربی ملکوں کے جو عراق کی جنگ میں ملوث ہیں مالی اور اقتصادی فوائد ہیں اس لئے بہر حال یہ کوشش کریں گے کہ اس ملک میں اپنی مرضی کی حکومت قائم کی جائے تاکہ اس راکھ کے ڈھیر ملک کی بحالی کے کام میں اس ملک کے تیل کی دولت سے یہ خزانے بھر سکیں۔

گزشتہ دنوں (2-3 دن ہوئے) اخبار میں ایک خبر تھی کہ ان مغربی ملکوں نے بحالی کے کام میں اب تک کئی بلین ڈالرز کمائے ہیں۔ انہی کا پیسہ انہی پر خرچ کر کے ان پر احسان بھی جتا رہے ہیں کہ دیکھو ہم نے تمہارے لئے بحالی کے منصوبے کتنی جلدی بنا کر دیئے ہیں۔ پانی مہیا کر دیا، بجلی مہیا کر دی، سڑکیں بنا رہے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ بنا تو رہے ہیں لیکن ساتھ ہی اپنے خزانے بھی بھر رہے ہیں۔ تو یہ نہایت ہی پریشان کن حالت ہے۔

خلیج کے بحران کے خطبات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ مسلمان ممالک ہوش میں آئیں اور ان طاقتوں سے کہیں کہ ہم ان ممالک کو جو آپس میں لڑنے والے ہیں خود ہی سنبھال لیں گے تم دخل نہ دو۔ لیکن یہ مسلمان ممالک بھی ان کے مددگار بنے رہے۔ اور ابھی تک بنے ہوئے ہیں۔ اب بھی اگر یہ مسلمان ملک مل کر کہیں کہ ہم مل کر امن قائم کروا دیں گے اگر مغربی طاقتیں نکل جائیں، تو شاید عراق میں کوئی امن کی صورت پیدا ہو جائے اور باقی ان ملکوں میں بھی امن کی صورت پیدا ہو جائے۔ افغانستان کا بھی یہی حال ہے۔ ایران بھی ان ملکوں کے خطرناک عزائم کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ لیکن اگر یہ لوگ یہاں سے نکل جائیں اور یہ بھی آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں اور اس حدیث پر عمل کرنے والے ہوں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنے والے ہوں کہ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الحجرات:11) کہ مومن تو بھائی بھائی ہوتے ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ تو شاید بچ جائے۔

ایک تو عراق کے اندر جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے صلح کی کوشش ہو تو شاید کامیابی ہو جائے ورنہ یہ بدامنی اور آگیں اور خودکش حملے اور ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ہاتھوں قتل، پتہ نہیں پھر کب تک چلتا چلا جائے گا۔

پھر بعض طاقتوں کی ایران کے اوپر نظر ہے اور زور یہ دے رہے ہیں کہ جو ایران اپنی ایٹمی توانائی پر امن مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں، جو بجلی توانائی استعمال کر رہے ہیں وہ بھی استعمال نہیں کرنے۔ کیونکہ اس سے پھر آگے نکل کر وہ اس کو دوسرے مقاصد کے لئے بھی استعمال کریں گے۔ یہ طاقتیں اپنے لئے ہر حق رکھتی ہیں کہ ہم جو چاہیں کریں لیکن دوسرا نہیں کر سکتا۔ تو مسلمان ممالک اگر مل کر یہ جائزہ لے لیں، ایران کو بھی سمجھائیں، بھائی بھائی بن کے بیٹھیں اور اس بات کی تسلی کر لیں اور دنیا کو پھر اس بات کی ضمانت دے دیں کہ ہم جو مسلمان ممالک ہیں ہر چیز انسانی فلاح و بہبود کے لئے کرنے والے ہیں، غلط کام نہیں کریں گے تو سارے معاملات سلجھ جائیں گے اور سلجھ سکتے ہیں لیکن یہ بھی ہے کہ پھر تم بھی ہمیں یہ ضمانت دو کہ آئندہ ہمارے معاملات میں تم کبھی دخل نہیں دو گے۔ تعمیری منصوبوں کے لئے اگر ہمیں مدد چاہئے ہو گی تو لے لیں گے، فوجی کارروائیاں ہمارے ملکوں کے خلاف نہیں ہوں گی۔ اگر اس طرح ہو تو معاملے سلجھ سکتے ہیں۔

لیکن بدقسمتی سے مسلمان ممالک بظاہر یہ کوشش کر نہیں سکتے اور ضمانت دے نہیں سکتے کیونکہ تقویٰ کی کمی کی وجہ سے ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے رہے ہیں اور دے رہے ہیں۔ سعودی عرب کی مثال ہے، یہ مثال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اپنے خطبات میں دی تھی کہ اس کی اسلامی دنیا سے غداریاں تاریخی نوعیت کی ہیں اور ہمیشہ دھوکہ دیتا رہا ہے۔ اس بات کو یہ امریکن جس کی کتاب کا میں نے ذکر کیا ہے اس نے بھی لکھا ہے کہ سعودی عرب تو اب اس طرح مغرب اور امریکہ کے شکنجے میں ہے کہ اس سے نکل نہیں سکتا۔ اس نے لکھا کہ موجودہ حکومت کو قائم رکھنے کی ضمانت امریکہ نے اس شرط پر دی ہے کہ ہمارے مفادات کی حفاظت کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ کا جو یہ حکم ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، وہی ان میں ختم ہو گیا ہے تو امن کس طرح قائم کروا سکتے ہیں۔ حالانکہ مکہ اور مدینہ کی وجہ سے اس خاندان کا اور سعودی عرب کا مسلمانوں پر بڑا اثر ہو سکتا ہے، اگر تقویٰ سے کام لیں۔ اور امریکہ کا خوف رکھنے یا مغرب کا خوف رکھنے کی بجائے خدا کا خوف رکھنا ثابت کر دیں۔ تو تمام مسلمان ممالک جن کو ان سے شکوے بھی ہیں وہ بھی ان کی بات ماننے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ لیکن یہ اتنے بدنام ہو چکے ہیں کہ اب اگر نیک نیت ہو بھی جائیں اور یہ کوشش بھی کریں تو پھر بھی اپنی ساکھ قائم کرنے میں ان کو کئی سال لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فلاح کا جو وعدہ کیا ہے، یہ تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے۔ تو اگر اپنی دنیاوی ہوا و ہوس نہ چھوڑی تو جیسا کہ آثار ہیں عراق کے بعد اب ایران پر بھی پابندیاں ہیں اور ہو سکتا ہے اور بھی سختیاں ہوں۔ پھر کہتے تو یہی ہیں کہ حملہ نہیں کریں گے لیکن کوئی بعید نہیں۔ پھر کسی اور ملک پر پابندیاں ہوں گی اور اس کی تباہی ہو گی۔ پھر ایک ایک کر کے تمام مسلمان ملک اپنی ابتری اور تباہی کی طرف قدم بڑھا رہے ہوں گے یا کم از کم ان کی لسٹ میں ہوں گے۔ اور اگر کوئی بچنے کی صورت ہو گی تو جن کے قدرتی وسائل ہیں وہ اپنے قدرتی وسائل اپنی اقتصادیات ان لوگوں کے قبضے میں دے رہے ہوں گے۔

تو اسلامی دنیا کو اس طرف کسی طرح توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ جماعت کے خلفاء نے ان کو ماضی میں بھی اس بارے میں سمجھانے کی کوشش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بڑی تفصیل سے سمجھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 16-17 سال پہلے سمجھایا لیکن ان لوگوں نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی، کوئی وقعت نہیں دی۔ بلکہ دنیا کے ہر ملک میں احمدیت کی مخالفت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہوئی ہے۔ اگر ہم کوشش کریں بھی تو اب بھی شاید ہماری آواز پر کوئی توجہ نہ دے۔ لیکن ہر احمدی کو دعا کے ساتھ ساتھ مسلمان اُمت کو سمجھانا چاہئے کہ اُمت کی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرنے کا ایک ہی حل ہے کہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے آپس میں ایک ہونے کی کوشش کرو۔ جو بھی زرخیز ذہن کے رہنما ہیں وہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں کہ کیا وجہ ہے کہ مختلف وقتوں میں جو کوششیں ہوتی رہیں کہ مسلم اُمہ ایک ہو جائے اور مسلمان ممالک کا خیال رکھے۔ اسلامی ممالک کی تنظیم بھی قائم کی گئی لیکن پھر بھی ہر معاملے میں مغرب کے دست نگر ہیں۔ نہ عرب ایک قوم بن کر عربوں کو اکٹھا کر سکے یعنی اس طرح اکٹھا ہو جس سے ایک طاقت کا اظہار ہو۔ نہ پھر بڑے دائرے میں مسلمان ممالک ایک ہو کر اپنی حیثیت منوا سکے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ کئی وجوہات تو پہلے بیان ہو چکی ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بیان کی تھیں۔ لیکن اہم وجہ جو

ہے اُس طرف یہ لوگ آنا نہیں چاہتے یعنی جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔ اور یہ راہ اب اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے بغیر ان کو مل نہیں سکتی۔ اس لئے یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر مسلم اُمّہ تقویٰ پر چلے تو پھر اس پر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق رحم ہوگا اور آئے دن کی زیادتیوں اور ظلموں سے ان کی جان بچے گی۔ لیکن یہ اگر، بہت بڑا اگر ہے جس کی طرف جیسا کہ میں نے کہا یہ لوگ آنا نہیں چاہتے، زمانے کے امام کو ماننے کی طرف سوچنا نہیں چاہتے۔

تو احمدی کی ذمہ داری صرف اتنی نہیں ہے کہ جہاں تک بس چلے ان کو سمجھائے کہ مسلمان ایک قوم ہونے کی کوشش کریں تا کہ ان کی دنیاوی طاقت اور ساکھ قائم ہو۔ دشمن کو ان کی طرف آنکھ اٹھانے سے پہلے کئی دفعہ سوچنا پڑے کیونکہ یہ ایک طاقت ہیں۔ یہ اظہار ہو کہ مسلمان بھی ایک طاقت ہیں۔ یا پھر احمدی ان کے لئے دعا کریں۔ یہ دعا بھی بہت اہم چیز ہے بلکہ سب سے اہم چیز دعا ہی ہے اور بڑا ضروری ہتھیار ہے۔ اور ساتھ ہی ایک مہم کے ساتھ ان لوگوں کو، مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی بھی کوشش کی جائے کہ اس زمانے کے امام کو مانے بغیر نہ تمہاری طاقت قائم ہو سکتی ہے، نہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے۔ ملکوں ملکوں میں فرقہ بندی ہے، یعنی اس وجہ سے اندرونی بٹوارے ہوئے ہوئے ہیں۔ پھر ایک ملک دوسرے ملک سے اس فرقہ بندی کی وجہ سے خار کھاتا ہے۔ غیروں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور یہ اسی حالت زار کا نتیجہ ہے کہ عرب دنیا میں عیسائیت نے بھر پور حملہ کیا ہوا ہے۔ میں نے بچوں کی کہانیوں کی ایک کتاب دیکھی۔ اس میں حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر کہانی کہانی میں فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ اور آخر میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمان بچہ مایوس ہو کر عیسائیت کے بارے میں سوچتا ہے۔ اور آج کل کیونکہ ترقی کے لئے، دنیا کے علوم سمجھنے کے لئے انگریزی زبان کو ضروری سمجھا جاتا ہے اس لئے انگریزی زبان سکھانے کے بہانے اس قسم کی کہانیاں بچوں میں متعارف کروائی جا رہی ہیں۔ تو یہ بھی ایک لمبے عرصے کی منصوبہ بندی ہے۔ عیسائیت خود تو ان ممالک میں مذہب کے لحاظ سے آہستہ آہستہ ختم ہو گئی ہے یا ہو رہی ہے۔ لوگ م مذہب سے لاتعلق ہیں۔ نام کے عیسائی ہیں، عمل تو کوئی نہیں۔ تو ان کے خیال میں چند نسلوں کے بعد اس طریقے سے، جو اَب بچوں میں اختیار کیا گیا ہے اسلام پر عمل کرنے والے بھی نہیں رہیں گے۔ اور یوں اِن تیل پیدا کرنے والے اور قدرتی وسائل رکھنے والے ممالک کی اقتصادیات پر بلا کسی خطرے کے ان کا قبضہ ہو جائے گا۔

پھر عرب دنیا میں آج کل اسلام پر پادریوں کے ذریعے سے بھی بڑے اعتراض ہو رہے ہیں۔ اور مصر تک کے علماء جو اپنے آپ کو اسلام کا بڑا علمبردار سمجھتے ہیں ان کو جواب نہیں دیتے۔ اور سنا یہ ہے کہ با قاعدہ یہ پالیسی ہے اور کہا گیا ہے کہ جواب نہیں دینا۔ تو یہ ان کا حال ہے۔ اور آج اگر ان کو جواب دینے کی جرأت پیدا ہوئی ہے تو جماعت احمدیہ کو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے مصطفیٰ ثابت صاحب کا جو پروگرام چلایا گیا تھا یہ کافی اثر پیدا کر رہا ہے۔ کئی عربوں نے بڑا سراہا ہے۔

تو جس طرح ان مغربی ملکوں کے اپنے ہی لوگ اپنے اندر کی باتیں بعض دفعہ بتا دیتے ہیں کہ ان کو قابو کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں، ان پر قبضہ کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں۔ تجارت کے ذریعے سے، حکومتوں میں جوڑ توڑ کے ذریعے سے۔ اور بد قسمتی سے مسلمان حکومتیں بڑی جلدی اس جوڑ توڑ میں شامل ہو جاتی ہیں۔ پھر جو نہ مانے پھر طاقت کے ذریعے سے حملہ ہوتا ہے۔ اور اب جیسا کہ میں نے بتایا انہوں نے یہ نیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ دوبارہ عیسائیت کی تعلیم کے ذریعہ سے بڑی تیزی سے اسلام پر حملے کا یہ طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ عیسائیت کی خوبیاں بیان کرو اور مسلمانوں میں اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرو۔ ان کو پتہ ہے کہ عیسائیت کی خوبیاں بیان کریں گے تو یہ اس کا جواب دے نہیں سکتے، کیونکہ آج اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پروگرام بڑے کامیاب چل رہے ہیں۔ ان لوگوں کی تو سوچنے کی صلاحیتیں ہی ختم ہو چکی ہیں کہ کس کس طریقے سے ان پر حملے ہو رہے ہیں اور کس طرح اسلام کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، اسلامی ممالک کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ اور یہ عقل جس طرح کہ میں نے کہا ماری جانی تھی کیونکہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانے بغیر اس کا جواب نہیں تھا اور آپؑ کو مان کر ہی دنیا میں اسلام کی عظمت بحال ہونی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے لوگوں کو پاک کیا تھا، شریعت کے احکامات پر عمل کرنے والا بنایا تھا، حکمت کی باتیں سکھائی تھیں، اور ایک قوم بنا کر ایک طاقت بخشی تھی اسی طرح آج بھی یہ سب کچھ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی قائم ہونا ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں کے مطابق جو اندھیرا زمانہ تھا ایک ہزار سال کے عرصہ کا جس کے بعد مسیح موعود و مہدی موعود کا ظہور ہونا تھا تو اس کے بعد خود بخود یہ علم و حکمت اور دین کی باتیں تو دلوں میں بیٹھنی شروع ہو جانی تھیں۔ بلکہ اس چیز سے انہیں لوگوں نے فائدہ اٹھانا تھا جنہوں نے اس مسیح و مہدی کو ماننا تھا۔ پس اب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق یہ تقویٰ اور یہ علم و حکمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی ہے اور اسلام کا غلبہ اور اس کی ساکھ دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں نے ہی قائم کرنی ہے انشاء اللہ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (الجمعۃ: 4)۔ تو یہ لوگ جو مسیح محمدی کے ذریعے سے اس پاک نبی کی امت سے جوڑے گئے ہیں ان لوگوں نے ہی وہ کھوئی ہوئی حکمت اور دانائی کی باتیں دوبارہ دنیا میں پھیلانی ہیں۔ اور تقویٰ کا سبق دینا ہے۔ اور یہ اس خدا کی تقدیر ہے اور اس کا فیصلہ ہے جو غالب اور حکمت والا خدا ہے۔ پس یہ غلبہ اور حکمت کسی کی ظاہری ہوشیاری اور چالاکی سے نہیں ملے گی بلکہ یہ تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ملے گی اور تقویٰ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اپنے نمائندے کے ذریعہ سے جو احکامات دیئے ہیں، اس نمائندے کے ذریعہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہو کر خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بنا ہے اس کے ذریعہ سے ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ظہور ہونا ہے۔ پس اس لحاظ سے مسلمانوں کو سمجھانے اور تبلیغ کی ضرورت ہے ورنہ یہ جتنی مرضی چالاکیاں اور ہوشیاریاں دکھا دیں، طاقت کے مظاہرے کر لیں، جلسے جلوس نکال لیں، ان قوموں کے دجل کے سامنے ان کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔

اس کے لئے احمدیوں کو دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کی بھی بہت ضرورت ہے اور امت کے لئے دعا کرنا سب دعاؤں سے افضل ہے۔ کیونکہ اس وقت یہ اُمت بڑی مشکل میں گرفتار ہے۔ پہلے ملک شام کے بارے میں یہ خبر تھی کہ اس پر سختی کے دن نے والے ہیں لیکن بہر حال وہ بات ٹل گئی شاید انہوں نے کچھ شرائط مان لی ہوں اس لئے، لیکن خطرہ بہر حال قائم ہے۔ اب جیسا کہ میں نے کہا ایران کے گرد گھیرا ڈالا جا رہا ہے اور آہستہ آہستہ یہ گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے اور یہی انہیں ملکوں پر سختیاں عالمی جنگ کا بھی باعث بن سکتی ہیں اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک احمدی کی تو آخری وقت تک یہ کوشش ہونی چاہئے کہ یہ بلائیں ٹل جائیں۔ اور ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے، یہی سب سے بڑا ذریعہ ہے کہ دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُمت کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ایک دعا کا ذکر میں کرتا ہوں کہ ”رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ“ کہ اے میرے رب! امت محمدیہ کی اصلاح کر۔ پس ان کی اصلاح کے لئے بہت دعا کی ضرورت ہے اور اصلاح کا نتیجہ ایک ہی صورت میں نظر آ سکتا ہے اور وہ ہے کہ وقت کے امام کو مان لینا تا کہ ان آفات سے بچ جائیں جو زمینی بھی ہیں اور آسمانی بھی۔ ورنہ کوئی اصلاح کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی، کوئی ایسی کوشش جو امام الزمان کی تعلیم سے ہٹ کر کی جائے نہ ذاتی طور پر، نہ قومی طور پر کسی کو بچا سکتی ہے اور نہ ذاتی کوششوں سے اب تقویٰ پر کوئی قائم ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”یہ اصلاح تمہیں کہاں تک لے جائے گی اس سے کسی بہتری کی امید رکھنا خطرناک غلطی ہے“۔ (یعنی کہ جس میں آسمانی رہنمائی نہ ہو،) کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ نے یہی سنت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کر کے بھیجا ہے، انبیاء علیہم السلام جب آتے ہیں تو بظاہر دنیا میں ایک فسادِ عظیم نظر آتا ہے۔ بھائی بھائی سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتا ہے۔ ہزاروں ہزار جانیں بھی تلف ہو جاتی ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے وقت طوفان سے ان کے مخالفوں کو تباہ کر دیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے وقت اور دوسرے کئی عذاب وارد ہوئے اور فرعون کے لشکر کو غرق کیا گیا۔

غرض خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔ نرے کلمات اور چرب زبانیں اصلاح نہیں کر سکتی ہیں۔ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا؟“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 344-345 جدید ایڈیشن)

پس مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے اور ہمیں ان کو بتانا چاہئے کہ یہ تمام احکامات اور یہ تمام خوشخبریاں اسلام کی ترقی کی قرآن کریم میں موجود ہیں اور اسلام کے ذریعہ سے ہی مقدر ہیں اور انشاء اللہ اسلام نے غالب آنا ہے یہ ہمارا ایمان ہے۔ لیکن اس کے باوجود کیونکہ امام کو نہیں مان رہے، مسلمانوں کی حالت بحیثیت مجموعی (جن کے پاس طاقت ہے۔ جو مسلمان ملک ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا) روز بروز خراب ہی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ زمانے کے امام کا انکار ہے اور اس انکار کی وجہ سے تقویٰ کی راہ بھی گم ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ تقویٰ کی راہ گم ہو چکی ہے اور جب تقویٰ کی راہ گم ہو جائے تو پھر اصلاح کی کوششیں بھی اندھیرے میں ہاتھ پیر مارنے والی بات بن جاتی ہیں۔

اللہ کرے کہ مسلمانوں کو عقل آجائے اور وہ اس حقیقت کو سمجھنے والے بن جائیں۔ اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں تا کہ تقویٰ کی راہ پر قدم مارتے ہوئے اپنے اندرونی مسائل بھی حل کرنے والے ہوں اور بیرونی حملہ آوروں سے بھی محفوظ رہ سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کیونکہ تمام دنیا کے لئے ہے، صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہے اس لئے غیر مسلموں کے لئے بھی ہمیں دعا کرنی چاہئے۔ یہ امیر ملک بھی اگر غریب ملکوں کو اقتصادی فوائد حاصل کرنے کے لئے یا اپنے مفاد کو پورا کرنے کے لئے اپنا زیر نگیں کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں تو یہ ظلم ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ ظالم کی بھی مدد کرو۔ اور ظالم کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ کو روک کر کی جاتی ہے۔ تو ہاتھ سے تو ہم روک نہیں سکتے، دعا کا ہی ذریعہ ہے۔ اور دعا کی طاقت ہمارے پاس ہے لیکن یہ دعا کا بہت بڑا ہتھیار ہے اور اس کو ہمیں استعمال کرنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکتا ہے ہمیں استعمال کرنا چاہئے۔ تمام انسانیت کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ پھر رابطوں سے، تبلیغ سے اور اس کے بھی آج کل کے زمانے میں مختلف ذرائع ہیں ان لوگوں کو بتائیں کہ جن راستوں کی طرف تم جا رہے ہو۔ تمہاری حکومتیں تمہیں لے کر جا رہی ہیں یہ تباہی کے راستے ہیں۔ جتنے اخراجات گولوں اور تباہی پھیلانے پر کئے جاتے ہیں اگر غریب ملکوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور صلح صفائی کی کوشش کے لئے کئے جائیں تو اگر تمہاری نیت نیک ہے اور حقیقت میں دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہو جیسا کہ دعویٰ ہے تو اس سے آدھے اخراجات میں بھی شاید تم اپنے مقاصد حاصل کر لو۔ امن کانفرنسیں ذاتی مفاد کے لئے نہ ہوں بلکہ اصلاح کے لئے اور حقیقی امن قائم کرنے کے لئے ہوں۔ خدا کرے کہ ان لوگوں کو عقل آجائے اور ان ملکوں کے عوام میں یہ احساس قائم ہو جائے کہ وہ اپنے ملکوں کے سربراہوں کو، سیاستدانوں کو ان ظلموں سے روکیں، باز رکھیں جو انہوں نے غیر ترقی یافتہ ملکوں سے، چھوٹے ملکوں سے روا رکھا ہوا ہے۔

امن قائم کرنے کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بڑا خوبصورت نکتہ بیان فرمایا ہے۔ دنیا جب تک حُبّ الوطنی اور حُبّ الانسانیت کے گُر کو نہیں سمجھے گی اور یہ دونوں جذبات ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں اس وقت تک امن نہیں ہو سکتا۔ تو جب انسانیت کی فکر ہوگی اور صرف اپنے ملک کے مفاد نہیں ہوں گے بلکہ کُل انسانیت کی فکر ہوگی تبھی امن قائم ہوگا اور اس کے لئے نیک نیت ہونا ضروری ہے۔

اللہ کرے کہ ان کو اس کی توفیق ملے ورنہ جب ظلم حد سے بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ کی لاٹھی چلتی ہے اور آفتوں اور طوفانوں اور بلاؤں کی صورت میں پھر اپنا کام دکھاتی ہے۔ اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ وارننگ تمام دنیا کو دی ہوئی ہے جو بھی خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرے گا وہ اس کی پکڑ میں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہمیں یہ آفتوں کے نظارے نہ دکھائے بلکہ ہمیں وہ دن دکھائے جب تمام ملک تمام قومیں ایک ہو کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کرتے ہوئے ایک جھنڈے کے نیچے جائیں جو اسلام کا جھنڈا ہو۔ اللہ ہمیں بھی توفیق دے کہ اپنے عمل اور دعا سے اس بارے میں بھرپور کوشش کرنے والے ہوں۔

❀❀❀❀ ❀❀❀ ❀❀❀❀

اعلان برائے داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جملہ امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2006 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔ **شرائط داخلہ::** (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) گریجوٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size)۔ 30 جون 2006ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوا دیں۔ داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆...... تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆...... قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆...... امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆...... یہ کورس تین سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر عارضی بالمقطعہ گریڈ میں ہوگا۔

نصاب :: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو۔ ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

خط و کتابت کیلئے پتہ Head Jamiatul Mubashreen,

Guest House Civil Line, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Punjab)

Mob. 9872121505, (O) 01872-222474

(ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان)

اعلان بسلسلہ کمپیوٹر تعلیم بیرون ممالک

آجکل ہندوستان سے اکثر طلباء کی طرف سے بیرون ممالک جا کر کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور اس تعلیم کے اخراجات کا مطالبہ جماعت سے کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر تعلیم لنڈن میں جا کر مکمل کئے جانے کے ایک معاملہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذیل کا ارشاد نظارت کو موصول ہوا ہے کہ: ’’یہاں یورپ سے آجکل بچے انڈیا میں کمپیوٹر کے کورس کرنے کیلئے جاتے ہیں۔ آپ پورا جائزہ لے لیں۔ انڈیا کے بچوں کو بھی وہاں ہی ایسے کورسز میں داخلہ لینا چاہئے‘‘

لہذا اس ارشاد کی روشنی میں طلباء / امراء / صدر صاحبان جماعتوں کے علم کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت کے طلباء کمپیوٹر کی تعلیم ہندوستان میں ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یورپ میں ایسی تعلیم حاصل کرنے کے تعلق سے جماعت امداد یا قرضہ فراہم نہیں کر سکتی۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

انعامی مقالہ نویسی برائے اراکین انصار اللہ بھارت

اراکین مجلس انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے اور تحریری ملکہ اجاگر کرنے کے لئے مجلس کی طرف سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال کے لئے مقالہ کا عنوان ’’برکات خلافت‘‘ تجویز کیا گیا ہے۔ انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کر کے ۳۱ جولائی تک بھجوائیں۔ انعام اول کے لئے ۱۰۰۰ روپے، انعام دوم ۷۰۰ روپے، انعام سوم ۵۰۰ روپے مقرر ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2006ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگلوار، بدھوار، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر (بروز جمعہ) منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات

تعلیم و تربیت، اشاعتِ تبلیغ اور خدمتِ خلق کے آئینہ میں

(منیر احمد خادم۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

قابلِ احترام صدر اجلاس اور معزز سامعین!

خداوند قدوس نے اس عظیم کائنات میں اپنی شناخت و تعارف کیلئے اشرف المخلوقات کی تخلیق فرما کر سلسلہ انبیاء کو شروع فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کی بعثت کی غرض یہ قرار دی کہ ذات خداوندی کا کامل عرفان اس کی مخلوق کو حاصل ہو سکے چنانچہ شروع سے ہی انبیاء علیہم السلام اور ان کے سچے پیروکار باقی انسانوں کو ذات باری تعالیٰ کے عرفان کی دعوت دیتے چلے آرہے ہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو دراصل انسانی زندگی کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اپنے ساتھی انسانوں کو ہستی باری تعالیٰ کا تعارف کروا کر معرفتِ الٰہی کے سمندر سے حسب استعداد فیضیاب کروا سکے اس حقیقت کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ
وَمَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ (حٰمٓ السَّجْدَة)

ترجمہ:: اور اس شخص سے زیادہ اچھی بات کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے برابر ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔

اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اسے جو بڑے نصیب والا ہے۔

معزز سامعین! جیسا کہ آپ نے مذکورہ آیات قرآنی کا ترجمہ سنا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف بلانے کو سب سے زیادہ اچھی بات قرار دیا ہے لیکن یہ بات تب ہی تمام باتوں سے اچھی بات قرار دی جاسکتی ہے جبکہ اعمال صالحہ کے پانی سے اس کی آبیاری کی ہو اور انسان اپنے آپ کو مسلم بنانے مراد یہ ہے کہ انسان مکمل طور پر اپنا وجود اللہ کو سونپ دے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کیلئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کیلئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے تو پھر وہ حقیقی طور پر دعوت الی اللہ کے لائق ہے اور ایسے ہی انسان کی دعوت الی اللہ میں برکت پڑتی ہے اور بندگان خدا اس کی بیان کردہ الٰہی نصیحتوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

دعوت الی اللہ کا حسین گُر سمجھاتے ہوئے آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ غیر اللہ کی طرف بلاتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ عمل بد میں خود مبتلا ہیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی عمل بد کی طرف بلاتے ہیں لہذا ان کے عمل بد کو ہمیشہ نیک عمل کے ذریعہ دور کرو اور چونکہ عمل بد میں مبتلا لوگوں کو جب بھی نیکی کی طرف بلایا جائے گا تو وہ غصے اور دشمنی سے مقابلہ کریں گے اس لئے دعوت الی اللہ کرنے والوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ غصے اور دشمنی کا جواب بہتر حسن عمل سے دو اور اس کے نتیجہ میں وہ شخص جو تم سے دشمنی کر رہا ہے تمہارا گرم جوش دوست بن جائے گا نیز فرمایا کہ اس قسم کا حسن عمل صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے لہذا دعوت الی اللہ کرنے والوں کو اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کیلئے کبھی صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

سامعین کرام! سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قرآن مجید کے ان زریں اصولوں کے مطابق ہی دعوت الی اللہ کے عظیم الشان فریضہ کو سرانجام دیا گیا۔ اس عظیم مقصد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ وقار و صبر بن کر مخالفت کے پہاڑوں کو سر کیا آپ نے اللہ کا پیغام پہنچانے اور اس کے عظیم نام کو بلند کرنے کی خاطر اپنی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھوائی ماریں کھائیں طائف کی وادی میں لہولہان ہوئے، بدبودار، تنگ اور اندھیری غاروں میں چھپے، اپنے دندان مبارک شہید کروائے، کئی کئی روز تک پیٹ پر پتھر باندھ کر بھوک کی تکلیف برداشت کی۔ صحابہ کرام نے اس کیلئے طرح طرح کی قربانیاں پیش کیں۔ سب سے پہلے تو انہوں نے دعوت الی اللہ کے اصولوں کو اپنی زندگیوں میں قائم کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تزکیہ کی بدولت پہلے تو اللہ کی طرف جھکنے والے بنے اور پھر اس بلند نام کو پھیلانے کے لئے انہوں نے طرح طرح کی اذیتیں برداشت کیں۔ تپتی ریت پر انہیں گھسیٹا گیا، لوہے کی بھٹیوں میں انہیں جلایا گیا۔ بائیکاٹ کیا گیا بھوکے رکھا گیا جلاوطن کیا گیا یہاں تک کہ مولی گاجر کی طرح ذبح کیا گیا پھر بھی وہ احد احد کی صدائیں بلند کرتے رہے یاد کیجئے حضرت بلال کو جب ان کا آقا انہیں مکہ کی تپتی ریت پر لٹا کر گھسیٹتا تھا اور خدائے واحد کا انکار کرنے کیلئے زبردستی کرتا تھا اور وہ "اَحَدٌ اَحَدٌ" کی صدا بلند کرتے تھے۔ حضرت خباب بن ارت جن کو کوئلوں کی بھٹی پر لٹا دیا گیا۔ عامر بن فہیرہ ایک غلام تھے انہیں دعوت الی اللہ کی وجہ سے سخت تکالیف دی جاتیں چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر اپنی بکریاں چرانے کیلئے رکھ لیا۔ زنیرہ بنو مخزوم کی ایک لونڈی تھی ابوجہل نے ان کو اتنا مارا کہ ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

عمار اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سُمَیَّہ کو بنو مخزوم جن کی غلامی میں یہ لوگ تھے اتنی تکالیف دیتے تھے کہ ان کا حال پڑھ کر بدن پر لرزہ آجاتا ہے ان کی تکالیف کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار انہیں فرمایا صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ کہ اے یاسر کے خاندان والو صبر کا دامن نہ چھوڑنا خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر یاسر تو اس عذاب سے جاں بحق ہو گئے اور بوڑھی سمیہ کی ران میں ظالم ابوجہل نے اس بے دردی سے نیزہ مارا کہ وہ اس کے جسم کو کاٹتا ہوا ان کی شرمگاہ تک جانکلا اور اس بے گناہ خاتون نے تڑپتے ہوئے جان دے دی۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں چودہ سو سال کے بعد یہی حال سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام کا بھی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی ایسی گالیاں دی جاتیں اور برا بھلا کہا جاتا کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میرے زمانہ کے مخالفین اپنی بے باکی شوخی اور ظلم میں تمام انبیاء کے مخالفین سے آگے نکل گئے ہیں۔ آپ پر پتھر برسائے گئے قتل کے جھوٹے مقدمے عائد کئے گئے اور اس میں تمام مذاہب کے مخالفین نے یکجا ہو کر کوششیں کیں اور آپ پر ایمان لانے والے صحابہ کرام کو بھی ایسی ایسی تکالیف پہنچائی جاتیں کہ الامان والحفیظ۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی جو آپ پر ایمان لائے تو ان مخالفین نے ان کے منہ میں غلاظت ٹھونسی اور آپ اس غلاظت کو خدا کی نعمت سمجھتے ہوئے فرماتے کہ "ایہہ نعمتاں کتھوں" یعنی یہ نعمتیں کہاں مل سکتی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ آپ پر ایمان لائے اور دعوت الی اللہ کرنے کی وجہ سے نہایت بے دردی سے پتھر مار مار کر شہید کر دیئے گئے اور آپ کے شاگرد حضرت عبدالرحمان صاحب کو گلا گھونٹ کر شہید کر دیا گیا اور یہ قربانیوں کا سلسلہ عرصہ سو سال سے جاری ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال قبل نہایت مخالفانہ حالات میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دعوت الی اللہ کا بیڑا اٹھایا ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:-

"ان دنوں میں وہ (میری جماعت کے لوگ) چاروں طرف سے سُن رہے ہیں کہ ہر ایک طرف سے مجھ پر حملے ہوتے ہیں اور نہایت اصرار سے مجھ کو کافر اور دجال اور کذاب کہا جاتا ہے اور قتل کیلئے فتوے لکھے جاتے ہیں پس ان کو چاہئے کہ صبر کریں اور گالیوں کا گالیوں کے ساتھ ہرگز جواب نہ دیں اور اپنا نمونہ اچھا دکھاویں کیونکہ اگر وہ بھی ایسی ہی درندگی ظاہر کریں جیسا کہ ان کے مقابل پر کی جاتی ہے تو پھر ان میں اور دوسروں میں کیا فرق اس لئے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اپنا اجر پا نہیں سکتے جب تک صبر اور تقویٰ اور عفو اور درگزر کی خصلت سب سے زیادہ ان میں نہ پائی جائے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 179)

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک داعی الی اللہ کی درج ذیل خصوصیات بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:

"اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ کے مصداق ہوں ان میں تقویٰ کی خوبی ہو اور صبر بھی ہو پاکدامن ہوں فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں کوئی مارے بھی تو مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جس سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ جنگ ہو جائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 318 جدید ایڈیشن)

تقسیم ملک سے پہلے بھی اور تقسیم ملک کے بعد بھی جاں نثار داعیان الی اللہ شہادتوں کے جام پیتے چلے جا رہے ہیں۔ اپنے عزیز مال و متاع اور رشتہ داروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ظلم کے گھاٹ اترتے دیکھتے ہیں اور صابر و شاکر بن کر خدا کے حضور میں سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اسی رمضان میں مونگ رسول منڈی بہاء الدین پاکستان میں جو دردناک واقعہ پیش آیا جس

میں بے گناہ اور معصوم نمازیوں کو بحالت نماز شہید کر دیا گیا۔ان میں سے کئی شدید زخمی ہوئے۔دعوت الی اللہ کے میدان میں دشمنوں کا ظلم وستم اور احمدیوں کے صبر وحوصلے کا سلسلہ عرصہ سو سال سے جاری ہے اور اب تو فرعون زمانہ جنرل ضیاء الحق کے ایک ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کو پاکستان میں دعوت الی اللہ سے روک دیا گیا۔لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اگر دنیا کے ایک ملک کے بد بخت سربراہوں نے احمدیوں کو دعوت الی اللہ سے روک دیا ہے تو اس کے مقابلہ پر دنیا بھر میں ایشیا امریکہ یورپ افریقہ کے ایسے سینکڑوں ممالک ہیں جہاں پر جماعت احمدیہ بھر پور طریقے پر دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

ہندوستان میں دعوت الی اللہ کا عظیم روحانی کام تقسیم ملک سے قبل بھی نہایت شان کے ساتھ جاری تھا اور اب تقسیم ملک کے بعد بھی یہ کام بلا روک ٹوک جاری ہے۔تقسیم ملک سے قبل سینکڑوں دیہات اس نور سے منور ہوئے لیکن تقسیم ملک کے دلگداز واقعہ کے بعد وقتی طور پر ہندوستان میں دعوت الی اللہ میں ایک حد تک کمی آگئی تھی۔باوجود اس کے قادیان سے فوری طور پر جامعہ احمدیہ کے اجراء کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا ادارہ بھی جاری ہو چکا تھا اور ساتھ ہی نشر واشاعت کی برانچ بھی کھل گئی تھی جس کے نتیجہ میں ہندوستان کے دیہاتوں اور شہروں میں تبلیغ اسلام کا کام شروع ہو گیا تھا اسلامی لٹریچر کی طباعت کے ساتھ ساتھ اردو، ہندی، پنجابی اور انگریزی زبان میں قرآن مجید کے تراجم کا کام شروع ہوا۔یہاں تک کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1973ء میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی تحریک شروع فرمائی جس مبارک منصوبہ کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں سے دعوت الی اللہ کیلئے اڑھائی کروڑ روپے کا مطالبہ کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا بھر کے مخلصین نے اڑھائی کروڑ سے کہیں زائد رقم اس مبارک منصوبے میں خرچ کرنے کے وعدے کر دیئے اور دنیا بھر کے 54 ممالک نے کروڑوں روپے اس مبارک منصوبے میں خرچ کئے۔یہ منصوبہ جس کا آغاز حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے زمانہ مبارک میں ہوا لیکن اس پر عملی جامہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ مبارک میں ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی صد سالہ جوبلی 1989 کے موقع پر اس رقم کے ذریعہ جماعتی ترقیات کے عظیم کاموں کا اعلان فرمایا۔

آپ نے اس رقم سے دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا ایک وسیع جال پھیلایا جوبلی سال میں 35 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوئے۔قرآن مجید کی منتخبہ آیات، منتخبہ احادیث اور منتخبہ اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دنیا کی سو زبانوں میں ترجمہ ہوا۔پریس خریدے گئے مبلغین ومعلمین کرام کا جال پھیلایا گیا دنیا بھر میں دکھی انسانوں کیلئے خدمت کے کام سرانجام دیئے گئے۔ہمیں یاد ہے کہ جماعت احمدیہ کے اس جوبلی منصوبہ کے پروگراموں کو منانے کیلئے اور اس خوشی کے اظہار میں دنیا بھر کے لوگ بلا لحاظ مذہب وملت شامل تھے۔ہندوستان میں بھی حکومتی اور غیر حکومتی اداروں اور ذمہ دار اصحاب اور میڈیا نے نہ صرف اس میں بھر پور تعاون دیا بلکہ وہ خود ان پروگراموں میں شامل ہوئے۔ہمیں یاد ہے کہ قادیان کے مرکزی جوبلی کے اجلاس میں وزیر خارجہ ہند جناب رگھو نندن لال جی بھاٹیہ بھی شامل ہوئے تھے۔چنئی (مدراس) میں ہونے والی پیشوایان مذاہب کانفرنس میں سابق صدر جمہوریہ مسٹر کے آر نارائنن شامل ہوئے تھے۔دنیا کے بعض ممالک ایسے تھے کہ خوشی کے اس موقعہ پر انہوں نے یادگاری ٹکٹیں جاری کی تھیں لیکن ایک بدقسمت ملک پاکستان ایسا بھی تھا جس نے احمدیوں پر خوشی کی تقاریب منعقد کرنے کی روک لگا دی تھی کہ احمدی اشارۃً وکنایۃً بھی خوشی کا اظہار نہیں کریں گے۔اچھے کپڑے نہیں پہنیں گے ان کے بچے مٹھائیاں نہیں کھائیں گے، چراغاں نہیں کریں گے۔آج کی ہماری نسل شاید یہ باتیں سن کر حیران ہوگی لیکن تاریخ کی یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

سامعین کرام!اس موقع پر خاکسار ضمناً عرض کرنا چاہتا ہے کہ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی 2008ء میں خلافت جوبلی کے پروگرام کا اعلان فرمایا ہے اور اس کے لئے دنیا بھر کے احمدیوں کو مالی قربانی کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرز پر ہی ایک روحانی پروگرام کا بھی اعلان فرمایا ہے۔یہ پروگرام اخبارات بدر اور ایم ٹی اے پر بار بار آرہا ہے احباب جماعت کو روزانہ ان دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور حاسدین کی شرارتوں سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان روحانی غلبہ کے حصول کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔اللھم اید الاسلام والمسلمین والامام والمبلغین والاحمدیۃ والاحمدیین اللھم اید امامنا بروح القدس ومتعنا بطول حیاتہ وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

سامعین کرام!دعوت الی اللہ کے میدان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں ہندوستان میں ایک ایسا انقلابی دور آیا جس نے اہل ہند کی کایہ پلٹ دی۔1984ء میں ایک طرف حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر طور پر دعوت الی اللہ کی مہم میں تیزی لانے کے لئے جماعت کے اندر اپنے خطبات کے ذریعہ دعوت الی اللہ کی ایک لو جگادی تھی اور پھر دنیا بھر کی تمام جماعتوں کیلئے دعوت الی اللہ کے ٹارگٹ مقرر فرمائے چنانچہ دنیا بھر میں 1994 سے 2000 تک کروڑوں پیاسی روحوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا جن کی بیعتیں ہر سال عالمگیر طور پر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے لیں۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

''اے بھارت کی جماعتو!میں تمہیں بار بار بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ اس اہم فریضے کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔اٹھو اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے تمام بھارت میں پھیل جاؤ کیونکہ آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اور اگر آپ آج بھارت کو اسلام کے پُر امن عالمگیر لواء کے نیچے اکٹھا کر دیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کی قوموں کا امن آپ سے وابستہ ہو جائے گا''

(بدر 25 جنوری 2001)

جہاں تک ہندوستان کا حال ہے یہاں تقسیم ملک کے بعد بعض صوبے اس حال میں رہ گئے تھے کہ جہاں اسلام نام کی کوئی چیز نہیں رہ گئی تھی اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ان لوگوں پر من وعن پوری ہو رہی تھی کہ:

اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف ظاہری الفاظ باقی رہ جائیں گے۔مساجد تو بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور ''ان کے علماء'' آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے

ہندوستان کے کئی وسیع وعریض صوبے بس ایسی ہی ابتری کی حالت پیش کر رہے۔تھے یہاں تک کہ بعض اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں شامل ہوگئے تھے۔سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک دعوت الی اللہ نے باذن الٰہی پیاسی روحوں کو آب حیات پلانے کا انتظام فرمایا اور ہندوستان کے مبلغین ومعلمین کرام اور دیگر احباب جماعت نے تحریک دعوت الی اللہ میں شامل ہو کر نہایت گرمجوشی سے بنجر زمینوں کو ہموار کیا اور ان میں امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دکھائی گئی اسلام کی روشن تعلیم کے بیج پھینکے گئے ان زمینوں کو سیراب کیا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر سال ہزاروں سعید رُوحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پُر امن اور عافیت بخش حصار میں داخل ہونے لگیں انہیں از سرِ نو کلمہ سکھایا گیا انہیں پانچ ارکان، اسلام اور ارکان ایمان بتائے گئے اور وہ بصد ذوق وشوق اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے۔

1994 سے لیکر اب تک لاکھوں سعید روحیں اس زندگی بخش پیغام کی طرف آچکی ہیں لیکن اسی دوران شیطان نے بھی اتنی ہی زور سے اپنے ہتھکنڈے استعمال کئے اس نے پوری کوشش کی کہ وہ ہری بھری کونپلیں جو سالہا سال کی سوکھی زمینوں میں پھوٹی ہیں کسی طرح ان کو اپنے شیطانی قدموں سے مسل کر رکھ دے چنانچہ نومبائعین کو دھمکیاں دی گئیں، ذات برادری سے نکال دیا گیا، بائیکاٹ کیا گیا جھوٹے مقدمے بنائے گئے، بعض جگہوں پر انہوں نے حکام وقت کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔زندوں کو گھروں سے اور مُردوں کو قبرستانوں سے بے دخل کر دیا گیا۔اس پر وہ حیران ہوئے کہ سچے مامور من اللہ کی تعلیم پر عمل کرنے کی یہ کیسی سزا ہے ان میں سے بعض تو قلیلاً ما یؤمنون کے تحت مضبوط رہے اور ان کے پائے استقلال میں کسی طرح کی لغزش نہیں آئی لیکن اکثر ایسے تھے جو شیطان کی زہریلی ہواؤں کے جھونکوں کو برداشت نہ کر سکے اور وقتی طور پر مرجھا گئے۔سامعین کرام!ہندوستان میں دعوت الی اللہ کرنے والے جانتے ہیں کہ انہوں نے آج اپنی آنکھوں سے وہ نظارے دیکھے جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ملتے تھے۔

باوجود اسکے کہ وسیع وعریض ہندوستان میں ابھی بھی ماشاء اللہ نومبائعین کی ہزاروں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جو بفضلہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان سے اپنا رابطہ بنائے ہوئے ہیں۔سینکڑوں نومبائعین اب اپنی زندگیاں وقف کر کے جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے علاقوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے پھیل چکے ہیں اور اب حال یہ ہے کہ ان کی بہت سی جماعتوں میں شیطانی ٹولے جو پہلے ان کو بہکانے کیلئے آیا کرتے تھے خود بخود ہی کنارہ کر گئے ہیں اور بعض جگہوں پر لوگ شیطانی ٹولوں کا اب بھی ڈٹ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔انہوں نے ذات برادریوں کی دھمکیوں کو برداشت کر لیا انہوں نے رشتہ داروں کو سمجھا لیا ہے کہ آپ لوگ اگر ہم سے تعلقات توڑنا چاہتے ہیں تو بے شک توڑ لیں لیکن ہم نے جس سچائی کو قبول کر لیا ہے اسے ہم ہرگز چھوڑ نہیں سکتے۔

تعلیم وتربیت کے لحاظ سے اس وقت جامعہ احمدیہ قادیان کے علاوہ قادیان میں جامعۃ المبشرین قائم ہے اور ہر سال میٹرک پاس نومبائعین نوجوانوں کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس مرکز احمدیت قادیان میں موسم گرما کی تعطیلات میں لگائی جاتی ہے گزشتہ پانچ سالوں میں اب تک سینکڑوں نوجوان اس کلاس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔اس وقت بھارت میں ڈیڑھ ہزار سے زائد معلمین اور 137 مبلغین دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جبکہ آج بکثرت احمدی بھی داعی الی اللہ بن چکے ہیں الحمدللہ۔

نومبائعین کی تعلیم وتربیت کیلئے مرکز سے ہندی ماہنامہ ''راہ ایمان'' کا اجراء کیا گیا ہے جس سے بھارت بھر کے نومبائعین دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔علاوہ ازیں بنگالی، تامل، کنڑ، ملیالی زبانوں کے رسالے بھی اپنے اپنے علاقوں میں خدمات سرانجام

دے رہے ہیں اکثر جماعتوں میں قادیان سے اُردو میں ہفت روزہ بدر ماہنامہ مشکوٰۃ اور سہ ماہی رسالہ انصار اللہ باقاعدگی سے جاری ہے جبکہ لنڈن سے شائع ہونے والا ریویو آف ریلیجنز بھی کافی تعداد میں انگریزی دان حضرات میں تعلیمی و تبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

نومبائعین کی یہ بھی خوش قسمتی رہی ہے کہ ان کے جماعت میں شامل ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا تحفہ بھی عطا فرمایا جسے ڈش انٹینا کے ذریعہ گاؤں گاؤں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ جس کی کرنوں سے آج شہر اور دیہات یکساں منور ہو رہے ہیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ نومبائعین اور پُرانے احمدیوں اور واقفین نَو کا اپنے امام کے ساتھ براہ راست رابطہ ہو گیا اور ہر جمعہ وہ LIVE خطبہ جمعہ سے فیضیاب ہونے لگے ہیں۔ آج ہندوستان کے سینکڑوں دیہات ایسے بھی ہیں جن میں نومبائعین میں ایم ٹی اے کے دیوانے موجود ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے ایم ٹی اے کی بدولت قرآن مجید سیکھا، نمازیں سیکھیں، کئی ایسے ہیں جنہوں نے ہومیو پیتھک سے واقفیت حاصل کر لی ہے اور وہ آگے مخلوق خدا کو اس سے فیض پہنچا رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

بھارت میں گزشتہ چند سالوں میں دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ایک فیض یہ بھی حاصل ہوا کہ بکثرت صوبوں میں جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد کیا جانے لگا چنانچہ پنجاب ہریانہ ہماچل دہلی مہاراشٹر، بہار، جھارکھنڈ، اڑیسہ وغیرہ میں نہایت وسیع پیمانہ پر جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کا انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ جسکے نتیجہ میں نومبائعین اسلام کے سنہری اصولوں اور زریں تعلیمات سے آگاہ ہو رہے ہیں بلکہ اس کے نتیجہ میں غیروں کو بھی اسلام کی رواداری اور حسنِ خُلق کا علم ہو رہا ہے اس طرح ان کانفرنسوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو جہاد کے متعلق اسلام کا صحیح نظریہ بھی پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے جلسہ سالانہ کے سٹیج بفضلہ تعالیٰ پیشوایان مذاہب کی ایک حسین جھلک پیش کرتے ہیں جس کے ایک اجلاس میں مختلف مذاہب کے لیڈران نہایت احسن رنگ میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کے ذریعہ قائم ہونے والی قومی یکجہتی اور رواداری کا ذکر کرتے ہوئے جناب وجے کمار چوپڑہ مدیر ہند سماچار جالندھر اپنے اداریہ 26 دسمبر 2002 میں رقمطراز ہیں:-

'' احمدیہ فرقے نے قادیان میں وہاں 26 سے 28 دسمبر تک منائے جانے والے اپنے سہ روزہ ایک سو گیارہویں سالانہ جلسے کے بارے میں 8 صفحات کا ایک کتابچہ بھیجا ہے۔ اس تقریب میں ہر برس ملک اور غیر ممالک سے بھی دھرموں کے لوگ بڑی تعداد میں حصہ لینے آتے ہیں اور ساتھ بیٹھ کر عظیم شخصیتوں کے اقوال زریں سنتے ہیں۔ بھارت اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے ان میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دھارمک سدبھاؤ اور بھائی چارے بڑھانے والے حب الوطنی کے جذبے کو مضبوط کرنے والے سماگم ہوں احمدیہ فرقے کی طرف سے مختلف مقامات پر مفت میڈیکل کیمپ بھی لگائے جاتے ہیں جن میں کسی مذہبی تفریق کے بغیر علاج کیا جاتا ہے خدمت کے دوسرے کاموں اور سبھی دھرموں کے جلسوں میں جوش و خروش سے حصہ لے کر سماجی یکسانیت کو آگے بڑھانے میں بھی یہ فرقہ حصہ ڈالتا ہے۔ احمدیہ فرقے نے حب الوطنی، آپسی بھائی چارہ اور دھارمک سدبھاؤ بڑھانے کے لئے عوامی خدمت کا جو بیڑا اٹھایا ہے اس کیلئے انہیں ہمارا سادھوواد ہے۔''

بھارت میں 1998 کا وہ پہلا جلسہ سالانہ تھا جو تقسیم ملک کے بعد ہندوستانی احمدیوں کی حاضری کے اعتبار سے سب سے بڑا جلسہ سالانہ تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کے بعد پہلے خطبہ جمعہ میں جو فرمایا تھا اس کا خلاصہ اس طرح ہے:-

'' مَیں ہندوستان والوں کو خصوصیت سے یہ پیغام دیتا ہوں کہ خدا کی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کریں اور دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں اور جتنے بھی نئے آنے والے ہیں ان کو مالی قربانی میں ضرور شامل کریں۔ فرمایا: تقسیم ملک کے بعد یہ پہلا ریکارڈ ہے کہ اس قدر بھاری تعداد میں نومبائعین قادیان کے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے اور تقسیم ملک کے بعد ہندوستانی احمدیوں کی حاضری کے اعتبار سے یہ سب سے بڑا جلسہ سالانہ تھا۔ حضور نے فرمایا: یہ ایک منزل ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔''

مالی قربانی

الحمد للہ کہ بھارت کے احمدی مالی قربانیوں کے میدان میں بھی دنیا کے تمام احمدیوں کے شانہ بشانہ ہیں:

1995-1996 میں کل چندہ 2 کروڑ سے کم تھا۔

1995 سے پہلے نومبائعین کے اعتبار سے چندے میں نام نہیں تھا۔ الحمد للہ کہ اس وقت بھارت بھر میں صرف نومبائعین بارہ لاکھ روپے سے زائد چندہ دے رہے ہیں اور مختلف طرح کی قربانیوں میں شامل ہیں۔ اور چندے کا بجٹ 3 کروڑ روپے سے زائد آچکا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ تقریباً نوے پچانوے فیصد نومبائعین نہایت غریب ہیں اور ایسے لوگوں میں سے ہیں جن کو بظاہر دنیادار حقیر نظروں سے دیکھتے ہیں ایسے ہی دنیادار اپنے اپنے وقت کے مامورین سے کہتے رہے ہیں کہ:

'' تم پر ایمان لانے والے بادی النظر میں نہایت حقیر لوگ ہیں''

لیکن مامورمن اللہ اور ان کی جماعتوں کا جواب یہی ہوتا ہے کہ تمہارے حقیر سمجھنے سے ہم ان انمول ہیروں کو حقیر نہیں جانتے ہم تو ان کو خدا سے ملنے والا ایک ایسا عطیہ سمجھتے ہیں جو آئندہ آنے والے زمانہ میں عظیم الشان قربانیاں دینے والے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ بھارت بھر میں نومبائعین بفضلہ تعالیٰ ذیلی تنظیموں کا بھی ایک فعال حصہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تعلق میں خصوصی توجہ فرما کر ذیلی تنظیموں میں خصوصی شعبہ تربیت برائے نومبائعین اور معاون صدر برائے نومبائعین کا آغاز فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں اب تک تمام ہندوستان میں ذیلی تنظیموں کی سینکڑوں مجالس قائم ہو چکی ہیں اور ہر سال یہ نومبائعین مرکز کے جلسہ سالانہ کے علاوہ اپنی اپنی مجلس کے سالانہ اجتماع میں بھی شمولیت فرماتے ہیں اور آج کا یہ جلسہ وہ مبارک جلسہ ہے جس کے لئے نومبائعین ایک عرصہ سے آنکھیں بچھائے بیٹھے تھے اور نہایت بے تابی سے اپنے رُوحانی امام کے منتظر تھے الحمد للہ کہ آج وہ اس مبارک جلسہ میں شمولیت فرما کر اس عظیم وجود کی برکتوں سے فیض حاصل کر رہے ہیں جس نے ان کو رُوحانی زندگی بخشی ہے اور جس کے ذریعہ آج انہوں نے اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدمتِ خلق

جہاں تک خدمتِ خلق کا تعلق ہے جماعت احمدیہ حضرت امیر المؤمنین کے ارشاد کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کے حسین کام میں بھی تن من دھن سے مصروف ہے۔ چنانچہ بھارت میں گجرات کے زلزلہ کے وقت جماعت کی 57 رُکنی ٹیم نے 56 دیہاتوں کے 20 ہزار افراد تک 35 لاکھ روپے کی ریلیف تقسیم کی۔ 14 ہزار افراد نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کھانا تناول کیا اور 29 ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا اسی طرح سونامی کے زلزلہ اور سمندری طوفان کے وقت تامل ناڈو، آندھرا پردیش، انڈیمان، میں 15 لاکھ روپے سے زائد امدادی رقم خرچ کی گئی۔ بہار کے سیلاب میں 9 لاکھ 93 ہزار روپے، کشمیر میں غیر معمولی برف باری سے بچاؤ کے لئے 4 لاکھ روپے، بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے 5 لاکھ روپے اور کشمیر کے حالیہ زلزلہ میں فوری طور پر 2 ٹرک گرم کپڑے، برتن اور ضروری سامان بھجوایا گیا۔

سامعین کرام! وہ وقت آگیا ہے جس کی شہادت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان مبارک الفاظ میں دی تھی:-

'' خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک رُوحانیت آسمان سے نازل ہو گی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی جس طرح بجلی مشرق و مغرب میں اپنی چمک ظاہر کرتی ہے ایسا ہی رُوحانیت کے ظہور کے وقت ہو گا تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے اور وہ جو نہیں سمجھتے تھے سمجھیں گے اور امن و سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی''

(کتاب البریہ صفحہ 270)

آج مخالفین احمدیت اس بات کو محسوس کر چکے ہیں کہ باوجود ہر طرح کے مکروں فریبوں حیلوں اور کوششوں کے وہ کسی طرح بھی جماعت احمدیہ کو ناکام کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ چنانچہ اخبار منصف حیدرآباد کی 3 اگست 2001 کی اشاعت میں مولانا سید وصیف احمد ندوی نے جماعت کی عالمگیر کامیابیوں کی ایک رپورٹ پیش کرنے کے بعد لکھا:-

'' مذکورہ رپورٹ سے قادیانیت کے سیلاب کی شدت کا اندازہ کچھ زیادہ مشکل نہیں جب خود ہمارے ملک ہندوستان میں قادیانیت کا زور جہاں بڑھتا جا رہا ہے وہ دینی حلقوں کے لئے بڑی فکرمندی کی بات ہے پچھلے زمانہ میں خال خال سننے میں آتا تھا کہ فلاں شخص قادیانی ہو گیا ہے لیکن آج صورت حال بالکل بدل گئی ہے۔''

یہی اخبار آندھرا کے دیہاتوں میں جماعت کی تیزی سے ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آگے لکھتا ہے:-

'' ارتداد کے اس اُمڈتے ہوئے سیلاب میں ہمیں کس قدر متحرک اور چوکنا رہنا چاہئے اس کو ہر شخص محسوس کر سکتا ہے قادیانیت کے ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے امت کے تمام عقیدوں اور اپنی تحریکوں کی جانب سے متحد اور منصوبہ بند کوششوں کی ضرورت ہے۔''

(اخبار بدر 23 اگست 2001ء)

اخبار نئی دنیا دہلی نے لکھا:-

'' یہ بات بہت ہی افسوس کے ساتھ لکھنی پڑتی ہے کہ ہمارے بڑے بڑے علماء عظام کی کوششوں کے باوجود قادیانی دھرم بھارت میں روز بروز پھیلتا جا رہا ہے .... جو ایک سروے رپورٹ کے مطابق اب تک پورے بھارت میں پانچ کروڑ سادہ لوح مسلمان قادیانیت کے جال میں پھنس چکے ہیں'' (بحوالہ بدر 1/8 نومبر 2001)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس وقت تحریک دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں بھارت کے طول و عرض میں اب تک لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ سینکڑوں نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جہاں احمدی روایات کے مطابق جماعت کا نظام حرکت کر رہا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن سے ہمارے رابطے مخالفت کی وجہ سے یا ہمارے بار بار ان کے پاس نہ پہنچ سکنے کی

(باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت
جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مقامات پر جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے 20 فروری کو جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کر کے اپنی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں ان جلسوں کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی سے اور اختتام دُعا کے ساتھ ہوا جلسوں میں پیشگوئی مصلح موعود اور سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلو بیان کئے گئے اور نظمیں پڑھی گئیں جلسوں کی رپورٹیں نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین ہیں۔

کنڈور: ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کنڈور کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا، جسمیں کثیر تعداد میں عورتوں اور بچوں نے شرکت کی۔ مکرم سرکل انچارج صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (شیخ اسرائیل معلم کنڈور)

امروھہ: جلسہ یوم مصلح موعودؓ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم راشد صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم طاہر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ امروہہ، مکرم عبد المناف صاحب معلم سلسلہ آندھرا پردیش نے تقریریں۔ (محمد راشد صدر جماعت احمدیہ امروہہ)

بھمے کلاں: مکرم وسیم احمد شیخ معلم بھمے کلاں ضلع مانسہ صوبہ پنجاب کی صدارت میں بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا جس میں مکرم مولوی مظفر احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

بتھاری: مورخہ 24.2.06 کو جناب نور الدین ملا صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا اور معلم حافظ ابو جعفر صادق صاحب مکرم ابو بکر صدیق صاحب اور مکرم دین محمد صاحب نے تقریر فرمائی۔

موھنپور و بسنتپور: مورخہ 23.2.06 کو جناب عبد الرشید صاحب کے زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر بطور مہمان خصوصی شریک ہوا، مکرم معلم ایاز احمد، مکرم معلم محمد شفیع صاحب مکرم عبد الکریم صاحب مکرم معلم اکرم علی صاحب اور مکرم مولانا شہید اللہ صاحب نے تقریر کی آخر پر صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی شریک ہونے والے پچاس سے زائد افراد کو مقامی جماعت نے کھانا کھلایا۔ **دُکھن لکسمی نارنپور:** مورخہ 24.2.06 کو مکرم شیخ فرید الدین صاحب کے زیر صدارت جلسہ کیا گیا مکرم شیخ ساجد الرحمٰن صاحب مکرم دانیان احمد صاحب معلم نے تقریر کی آخر پر صدر جلسہ نے خطاب فرمایا۔ (ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ)

بھدروا: ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد بھدرواہ میں محترم ملک محمد اقبال صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز عبد الوکیل خان، افضال احمد ملک خاکسار محمد نذیر مبشر نے تقریر کی بعدہ صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ بھدرواہ کشمیر)

تھراج: جماعت احمدیہ تھراج (سرکل موگا پنجاب) نے ۲۰ فروری کو زیر صدارت مکرم سادھو خان صاحب سیکرٹری مال مسجد میں بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کیا جس میں بلال احمد صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں صدر اجلاس نے دُعا کروائی اس کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (انیس احمد خان مبلغ تھراج)

جالندھر: 26 فروری کو شام سات بجے جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت خاکسار محمد سلیم مبشر راجوری سرکل انچارج جالندھر نے کی خاکسار نے اور مکرم مولوی شہادت حسین صاحب نے تقریر کی جلسہ کی حاضری 80 فیصد رہی اور حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔ (محمد سلیم مبشر سرکل انچارج جالندھر)

چینئہ کنٹہ: بعد نماز مغرب، مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک، نظم، و متن پیشگوئی کے بعد مکرم مولوی شریف خان صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم سکندر احمد صاحب۔ مکرم اقبال احمد صاحب مکرم مولوی غلام احمد صاحب نسیم نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

چھوٹا کولکتہ: مورخہ 23.2.06 کو مکرم زین العابدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا گیا جس میں اشرف علی صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ **بانسرہ:** مورخہ 26.2.06 کو مکرم محمد علی ملا صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد ہوا مکرم معلم روح الامین صاحب اور حمید علی ملا صاحب نے تقریر کی آخر پر صدر اجلاس کے خطاب اور دعا سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔ **ھوگلہ:** مورخہ 26.2.06 کو معلم قاضی ایاز محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا خدام نے باری باری تقریر کی اور آخر پر صدر جلسہ کے خطاب اور دعا سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔ **بنگلہ:**: مورخہ 23.2.06 کو جناب مہر علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا گیا مکرم جہاں بخش صاحب اور مکرم روح الامین صاحب اور مکرم معلم ربیع الاسلام صاحب نے تقریریں کیں۔ **بیدا گھالی (بنگال)** مورخہ 23.2.06 کو مکرم اصغر علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ معلم عاشق احمد صاحب نے تقریر کی صدر جلسہ کے خطاب اور دُعا سے جلسہ ختم ہوا۔

سُمین: ۲۰ فروری کو جماعت سمین ضلع فتح آباد (حصار زون) ہریانہ نے زیر صدارت مکرم منصور احمد صاحب ساجد معلم جلسہ منعقد کیا۔ مکرم رشید احمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ **بھالہ:** مکرم محمد مختار علی صاحب معلم کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز ہوا مکرم اشوک صاحب نے اور خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا سلیم خان نے تقریر کی مکرم لیلو دین صاحب اور صدر جماعت اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ **ھانسی:** مکرم نظام الدین صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا مکرم پردیپ خان معلم نے تقریر کی۔ **حسن گڑھ:** مکرم راجیش خان صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود کیا گیا مکرم یامین صاحب مکرم عبد الباسط خان صاب نے تقریر کی۔ **گرائے:** جماعت احمدیہ گرائے نے مکرم صدر صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا مکرم جوگیہ خان معلم نے تقریر کی صدارتی تقریر کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایوب علی خان مبلغ حصار)

کیرنگ: جماعت احمدیہ کیرنگ نے لگاتار تین دن تک یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں پروگرام بنایا اور تینوں مساجد کے علاوہ لجنہ اور ناصرات کا الگ الگ جلسہ منعقد کیا گیا۔ ہر ایک جلسہ میں پانچ سے زائد تقریر اور چار نظمیں رکھی گئیں جلسہ بہترین رہا اس طرح بڑی محنت کے ساتھ لجنہ اور ناصرات نے جلسہ کا اہتمام کیا۔ (اسماعیل خان مبلغ)

کاماریڈی: مورخہ 19.2.06 کو مکرم محمد بشارت اللہ صاحب مرحوم کے مکان میں مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ صبح ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا جلسہ میں تقریباً 35 افراد مرد و زن شامل ہوئے۔ خاکسار نے جلسہ کے اغراض مختصراً بتائے۔ مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال کاماریڈی اور مکرم صدر اجلاس نے خطاب کئے۔ تمام حاضرین جلسہ کی شیرنی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ (محمد اقبال کنڈوری)

گھنٹہ سالہ: ۲۰ فروری کو جماعت احمدیہ گھنٹہ سالہ نے مکرم محمد یعقوب علی صاحب نیاز نائب سرکل انچارج کرشنہ کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم مولوی شہاب الدین صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم محمد سلیم معلم گھنٹہ سالہ مکرم محمد یعقوب علی صاحب نیاز نے تقریر کی۔ اجلاس میں انصار، لجنات، ناصرات، خدام اطفال اور بچے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اجلاس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ مکرم مولوی شہاب الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے احباب کے سوالوں کے جواب دئے بعدہ کلاس میں اوّل، دوم، سوم آنے والے طلباء کو انعامات دئے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمد سلیم گھنٹہ سالہ)

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی نے زیر صدارت مکرم شاہد احمد صاحب امیر سعودی عربیہ مورخہ 26 فروری کو بعد نماز عصر جلسہ منعقد کیا پیشگوئی مصلح موعود مکرم منور دین صاحب ظہیر نے پڑھی اور انگلش میں مکرم زاہد الرحمٰن صاحب نے ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم مقصود احمد صاحب مکرم انوار احمد صاحب مکرم پرویز خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی، آخر میں صدارتی خطاب ہوا۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا جماعتی طور پر طعام کا انتظام تھا۔ (سید طفیل احمد شاہباز۔ ممبئی)

مالیر کوٹلہ: (پنجاب) مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا خاکسار نے تقریر کی، جلسہ میں خدا کے فضل سے احمدی احباب کے ساتھ لجنات اور بچے بھی شامل ہوئے آخر میں مکرم صدر صاحب نے دُعا کرائی اور پروگرام اختتام پذیر ہوا پروگرام کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید اقبال احمد)

محروں: (پنجاب) مورخہ 20.2.06 کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم فضل دین صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا، محمد یوسف صاحب معلم سلسلہ محروں نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے دُعا کروائی۔ **چڑک** (پنجاب) ۲۰ فروری کو بعد نماز عشاء مکرم عنایت علی صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ کیا گیا محمد بشیر خان عرف بوٹا اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔ (انیس احمد خان سرکل انچارج موگا۔ پنجاب)

وڈمان: مسجد احمدیہ وڈمان میں بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم محمد عثمان صاحب جلسہ کیا گیا جلسہ میں جماعت احمدیہ وڈمان کے تمام احمدی احباب و مستورات نے حصہ لیا، مکرم مسعود احمد صاحب زبیر احمد عمران احمد اور خاکسار نے تقریر کی صدر مجلس کے خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ نور احمد میاں۔ وڈمان اے پی)

یاری پورہ 26 فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کے تحت جلسہ کیا گیا جلسہ کی صدارت مکرم و محترم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ محمود احمد صاحب ٹاک۔ مکرم مولوی طارق احمد صاحب خان، عزیزم آفاق نثار اور مکرم وسیم احمد خان نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام ہوا۔ (اعجاز احمد لون قائد مجلس یاری پورہ)

یادگیر: جماعت احمدیہ یادگیر نے رات ۹ بجے مسجد میں جلسہ کیا جس میں احباب و مستورات نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے کی متن پیشگوئی کے بعد مبارک احمد صاحب صفیل، نے محترم محمد رفعت اللہ صاحب غوری، مکرم سید عبد المنان صاحب سالک، مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے تمام احباب و مستورات کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دُعا کروائی۔ دوران اجلاس تمام حاضرین میں چائے تقسیم کی گئی۔ (عبد المنان کرنولی سیکرٹری امور عامہ یادگیر)

سونگھڑہ: جماعت احمدیہ سونگڑہ نے مسجد احمدیہ محی الدین پور میں زیر صدارت مکرم میر عبد الرحیم صاحب صدر جماعت جلسہ کیا جس میں مکرم مولوی سید انصار اللہ مسلم مکرم سید فضل مومن صاحب قائد مجلس مکرم میر کمال الدین صاحب نائب صدر خاکسار اور مکرم مولوی مقصود علی صاحب مبلغ انچارج نے تقریر کی۔ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا آخر پر سب حاضرین کی چائے و ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ (سید انور الدین جنرل سیکرٹری وقف نو سونگھڑہ)

مرکرہ: خدام الاحمدیہ مرکرہ کے تحت ۵ مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا مکرم مبارک احمد صاحب محترم قائد صاحب مکرم انصار صاحب نے تقریر کی صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

مندرجہ ذیل جماعتوں سے بھی جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ جماعت احمدیہ کریم پور، کمیری، مڈھا، چندثورہ، مانگرول، چنورہ، دوپورا، کیھتری، طاخا، یونٹ، تسمیہ۔ (سرکل انچارج دھولپور راجستھان)

لجنہ اماء اللہ بھارت کے زیر انتظام

قادیان: لجنہ اماء اللہ قادیان نے زیر صدارت محترمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت جلسہ منعقد کیا جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں اور اس موقعہ پر معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ کا مقابلہ نظم خوانی ہوا مقابلہ میں پوزیشن لینے والی ممبرات اور متن پیشگوئی زبانی سنانے والی 46 ممبرات کو اس موقع پر انعامات دئے گئے۔ اس جلسہ میں 436 ممبرات نے شرکت کی، صدر جلسہ کے اختتامی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سے 2 روز قبل کتاب سوانح مصلح موعود کا امتحان لیا گیا جس میں ۹۹ ممبرات نے حصہ لیا اور ۵۲ ممبرات نے فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ **سکندر آباد:** 26.2.06 کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سکندر آباد نے جلسہ زیر صدارت محترمہ امۃ القدوس یاسمین صاحبہ منعقد کیا اس جلسہ میں تقاریر اور نظمیں پڑھی گئیں۔ اس موقعہ پر متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا گیا اور ممبرات سے سنا بھی گیا اس کے علاوہ کوئز اور بیت بازی کا پروگرام بھی ہوا۔ **محمود آباد:** لجنہ اماء اللہ محمود آباد نے زیر صدارت محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ محمود آباد جلسہ کیا۔ اس جلسہ میں 150 سے زائد ممبرات حاضر ہوئیں 8 تقاریر کی گئیں۔ جلسہ کے اختتام پر دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ **چک ڈیسنڈ:** لجنہ اماء اللہ چک ڈیسنڈ نے جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت محترمہ نیرہ نازنین صدر لجنہ چک ڈیسنڈ منعقد کیا۔ ۵ تقاریر ہوئیں۔ **کیندرا پاڑہ:** لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ نے جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا جس میں ۲۲ ممبرات نے شرکت کی صدارتی خطاب کے بعد لجنہ و ناصرات میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ **چارکوٹ:** مورخہ 19.2.06 کو لجنہ اماء اللہ چارکوٹ نے زیر صدارت محترمہ امۃ الشافی صاحبہ صدر لجنہ چارکوٹ جلسہ منعقد کیا جس میں صدارتی خطاب کے علاوہ دو تقاریر ہوئیں۔ جلسہ میں ۲۵ ممبرات شامل ہوئیں اور ناصرات کی بچیوں نے بھی خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ **پنکال:** لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ پنکال نے زیر صدارت محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پنکال جلسہ منعقد کیا۔ یہ جلسہ دو حلقوں میں ہوا اڑیہ زبان میں بھی نظمیں پڑھی گئیں۔ جلسہ کی حاضری 195 رہی اور جلسہ کے اختتام پر دُعا کے بعد شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ **مونگیر:** لجنہ اماء اللہ مونگیر نے زیر صدارت محترمہ فرحت آرا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مونگیر جلسہ کا انعقاد کیا جس میں ۷ تقاریر ہوئیں۔ **تیماپور:** لجنہ اماء اللہ تیماپور نے جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد بڑے پیمانے پر کیا۔ اس موقع پر تمام افراد جماعت کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور جلسہ سے ایک روز قبل کھیلوں کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ جلسہ میں ۸ تقاریر ہوئیں۔ **محی الدین پور:** لجنہ اماء اللہ محی الدین پور نے جلسہ کا انعقاد کیا جلسہ میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ **برہ پورہ:** مورخہ 25.2.06 کو لجنہ اماء اللہ برہ پورہ نے جلسہ زیر صدارت محترمہ امۃ الکریم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برہ پورہ منعقد کیا۔ جس میں ۶ تقاریر ہوئیں۔ **بنگلور:** مورخہ 26 فروری کو لجنہ اماء اللہ بنگلور نے جلسہ زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور منعقد کیا۔ جس میں تلاوت، عہد نامہ اور نظموں کے علاوہ ۳ تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں ۵۵ ممبرات شامل ہوئیں۔ **کلکتہ:** مورخہ 25.2.06 کو لجنہ اماء اللہ کلکتہ نے جلسہ کا انعقاد زیر صدارت محترمہ نسیمہ نصیر صاحبہ کیا جس میں تین تقاریر ہوئیں اور ایک ترانہ ناصرات کی بچیوں نے پڑھا اس جلسہ میں حاضری ممبرات 75 فیصد رہی اس موقع پر ممبرات میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ **یادگیر:** مورخہ 24.2.06 کو لجنہ اماء اللہ یادگیر نے جلسہ زیر صدارت محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ صوبائی صدر کرناٹک منعقد کیا۔ جس میں ۵ تقاریر ہوئیں اور ایک ترانہ بھی پڑھا گیا۔ اس میں 155 ممبرات شامل ہوئیں اور ممبرات کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی اور اس موقع پر انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ مورخہ 29.1.06 کو لجنہ اماء اللہ یادگیر نے جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت محترمہ نصرت فضل حق ہوڑی صاحبہ صدر لجنہ یادگیر کی زیر صدارت منعقد کیا۔ جس میں تلاوت، حدیث، نعت اور نظم کے علاوہ ۳ تقاریر ہوئیں اس موقع پر چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی اس جلسہ میں ۶ غیر احمدی ممبرات بھی شامل ہوئیں دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ **مانیکا گوڑا:** لجنہ اماء اللہ مانیکا گوڑا نے ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا جس میں تلاوت نظم اور عہد نامہ کے علاوہ ۳ تقاریر ہوئیں۔ **بنارس:** 25.2.06 کو لجنہ اماء اللہ بنارس نے جلسہ زیر صدارت محترمہ رضوانہ جاوید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنارس منعقد کیا جس میں حدیث کے علاوہ نظمیں اور تقاریر ہوئیں جلسہ کے درمیان چائے ناشتہ سے ممبرات کی تواضع کی گئی۔ **کوڈیاتھور:** مورخہ 26.2.06 کو لجنہ اماء اللہ کوڈیاتھور نے جلسہ منعقد کیا جس میں تلاوت نظم کے علاوہ تقاریر ہوئیں اس جلسہ میں ممبرات کی حاضری 42 رہی۔ **کرڈاپلی:** مورخہ 21.2.06 کو لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی نے جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت محترمہ رشیدہ صاحبہ صدر لجنہ کرڈاپلی منعقد کیا۔ اسمیں تلاوت عہد نامہ اور نظم کے علاوہ تقاریر ہوئیں اور ایک کوئز پروگرام بھی ہوا۔ 120 ممبرات شامل ہوئیں اور ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ حلقہ نمبر 4 نے بھی جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا۔ **کیرنگ:** مورخہ 20 فروری کو لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا جس میں 300 ممبرات شامل ہوئیں دُعا کے بعد ممبرات میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ 21 فروری کو ناصرات الاحمدیہ کیرنگ نے بھی جلسہ مصلح موعود کا انعقاد کیا اس میں 105 ناصرات شامل ہوئیں اور بچیوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نیز خوردہ لجنہ نے بھی جلسہ یوم مصلح موعود کیا جس میں ۹۰ ممبرات شامل ہوئیں۔ **چندہ پور:** مورخہ 20.2.06 لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ چندہ پور نے جلسہ یوم مصلح موعود منایا۔ جس میں 25 ممبرات نے شرکت کی۔ **کانپور:** مورخہ 25.2.06 کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا جس میں 28 ممبرات نے شرکت کی۔ **دہلی:** مورخہ 26.2.06 کو لجنہ اماء اللہ دہلی نے جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ منعقد کیا اس جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں 40 ممبرات شامل ہوئیں۔ **سورب:** مورخہ 20.2.06 کو لجنہ اماء اللہ سورب نے جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت محترمہ نصرت خلیل صاحبہ منعقد کیا جس میں تلاوت، نظم، عہد نامہ ترانے اور تقاریر کے علاوہ بیت بازی اور کوئز پروگرام بھی ہوا۔ سب ممبرات نے حضرت مصلح موعودؓ کے 2-2 اشعار ترنم سے پڑھے جلسہ کے اختتام پر دُعا کے بعد چائے و نمکین سے تواضع کی گئی۔ **بھدرک:** 20.2.06 کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھدرک نے جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا۔ جس میں تلاوت، عہد نامہ، نظموں کے علاوہ تقاریر اور کوئز پروگرام ہوا۔ کوئز میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دئے گئے جلسہ میں 60 ممبرات شامل ہوئیں۔ **ساگر:** مورخہ 20.2.06 کو لجنہ اماء اللہ ساگر نے جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد محترمہ مریم بی صاحبہ صدر لجنہ ساگر کی زیر صدارت کیا جس میں تلاوت نظم اور تقاریر کے علاوہ کوئز پروگرام بھی پیش کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر دُعا کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مورخہ 23.1.06 کو ناصرات الاحمدیہ ساگر نے جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت محترمہ مریم بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر منعقد کیا جس میں تلاوت، حمد، نعت کے بعد مضمون پڑھا گیا، جلسہ کے اختتام پر دُعا کے بعد چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ اس کے علاوہ درج ذیل لجنات سے بھی جلسہ منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ کلکتہ۔ سرکل گھڈنگا، شموگہ لجنہ و ناصرات، رشی نگر، گوہالی پور، کوبمی، مرکرہ، میلا پالم، حیدر آباد ساونتواڑی، جمشید پور، ظہیر آباد، سکندر آباد، اندورہ، بلاری، کوڈالی، بھدرواہ، منجیشور، تھریم، النور، کاکناڈ۔ (امۃ الشافی رومی، نائب جنرل سیکرٹری بھارت)

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2006 سے شروع ہو رہا ہے واقف زندگی یا وقف زندگی کے خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ مقررہ فارم پر اپنی درخواست جامعہ احمدیہ کو ارسال کرکے داخلہ فارم جامعہ احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں نیز داخلہ کیلئے ضروری معلومات بھی جامعہ احمدیہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

شرائط داخلہ: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کیلئے تیار ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو، مکمل صحت کا ہیلتھ سرٹیفکیٹ ہمراہ ہونا چاہئے جو کسی مقررہ مستند ہسپتال کا ہو۔ اور جس پر امیر جماعت و صدر جماعت کے تصدیقی دستخط ہوں۔ (۳) تعلیم کم از کم میٹرک پاس اور نمبر پچاس فیصد ہوں اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔ اور 2+10 انٹر پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔ (۵) خواہشمند امیدوار میٹرک کے امتحان کے بعد مقامی مبلغ یا مقامی معلم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اردو روانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھتے رہیں۔ نیز دینی معلومات پر مشتمل کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ قرآن مجید اور اردو سیکھنے کا تصدیقی سرٹیفکیٹ امیر جماعت/مقامی صدر جماعت کی تصدیق سے ہمراہ لائیں۔ (۶) امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔ (۷) درخواست دہندہ اپنی درخواست مقررہ فارم مکمل کرکے مع سندات (میٹرک سرٹیفکیٹ اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ) امیر جماعت/صدر صاحب سے تصدیق کروا کر 30 جون 2006ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک پرنسپل جامعہ احمدیہ کو بھجوا دیں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل قبول نہ ہوں گے۔ فیکس سے بھجوائے ہوئے فارم و سندات قابل قبول نہ ہوں گے۔ (۸) امیدوار کو داخلہ امتحان میں شرکت کیلئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کیلئے آسکے گا۔ (۹) امیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ (۱۰) امیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔ (۱۱) جن امیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اردو و انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ جنرل معلومات کے سوال بھی کئے جائیں گے۔ (۱۲) تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے امیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

نوٹ: جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں اردو عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں کتب سیرت النبیؐ سیرت حضرت مسیح موعود مختصر تاریخ احمدیت کامیابی کی راہیں دینی معلوات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز اخبار بدر، مشکوٰۃ اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

داخلہ برائے حفظ کلاس

جامعہ احمدیہ قادیان میں حفظ کلاس بھی قائم ہے، حفظ کلاس کا تعلیمی سال بھی یکم اگست سے شروع ہوتا ہے اس کلاس میں داخلہ لینے کیلئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔ ۱۔ امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔ ۲۔ امیدوار ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے پڑھتا ہو۔ ۳۔ امیدوار کو جامعہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ شرائط داخلہ کی شرط نمبر ۲ شرط نمبر ۴ شرط نمبر ۷ (ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور کوچنگ سرٹیفکیٹ کی حد تک شرط نمبر ۸ شرط نمبر ۹ اور شرط نمبر ۱۰ پر عمل کرنا ہوگا۔

نوٹ: داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط و کتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15904 :: میں پی اے سیف الدین ولد پی اے حیدروس قوم احمدی مسلمان پیشہ طلب عمر 32 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان معہ زمین ۳ سینٹ نمبر 105/12 پلی پورم قیمت اندازاً 100000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد پی اے سیف الدین — گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 15905 :: میں ایم ٹی لقمان الحکیم ولد ایم ٹی ویرن قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی محمد کٹی حاجی — العبد ایم ٹی لقمان الحکیم — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15906 :: میں پی سعید وئی ولد پی کنجی احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی 32 سینٹ قیمت 6,00,000 زمین معہ مکان 17 سینٹ قیمت -/8,00,000 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/8500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد پی سعید وئی — گواہ پی عبد الشافی

وصیت 15907 :: میں وی پی زہرہ اہلیہ پی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.4.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین 40 سینٹ نمبر 160/2 قیمت 120,000 ایک طلائی ہار وزن 14 گرام۔ ایک کڑا 18 گرام۔ ایک جوڑی بالیاں چار گرام۔ ایک عدد انگوٹھی ۴ گرام۔ کل وزن 40 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی محمد — الامۃ وی پی زہرہ — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15908 :: میں پی محمد ولد پی مدینی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن ...... ڈاکخانہ ...... ضلع ...... صوبہ ...... بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۶ اپریل ۰۴ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی 12.50 ایکڑ نمبر 109/2B قیمت 5 لاکھ۔ اراضی 79 سینٹ نمبر 27/1 قیمت 40,000 روپے۔ اراضی 44/1/2 سینٹ نمبر 7/3 قیمت 80,000 اراضی 79 سینٹ نمبر 25/1 قیمت 1,50,000 میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد پی محمد — گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 15909 :: میں وی پی محی الدین کٹی ولد وی پی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1977 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی اراضی 68 سینٹ نمبر 16/1 قیمت 60,000 زرعی اراضی 1.80 ایکڑ نمبر 108/3 قیمت 8,00,000 مع مکان رہائشی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد وی پی محی الدین — گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 15910 :: میں وی پی عبد القادر ولد وی پی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی اراضی 68 سینٹ نمبر 16/1 قیمت 60,000 اراضی 1.80 سینٹ نمبر 108/3 قیمت 6,00,000 مع مکان رہائشی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد وی پی عبد القادر — گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 15911 :: میں کے پی محمد ولد کنجولوی قوم احمدی مسلمان پیشہ خادم مسجد عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع ملپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 01-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ چار سینٹ زمین نمبر BL-66/34/1 قیمت 20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی کے محمد شریف — العبد کے پی محمد — گواہ این عبد اللہ

وصیت 15912 :: میں پی محمد کٹی ولد زین الدین حاجی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 67 سال تاریخ بیعت 1978 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی زراعی 194 سینٹ نمبر 234/124 قیمت 10,00,000 اراضی مع مکان 16 سینٹ نمبر 144/5,6,9 قیمت دس لاکھ روپے اراضی 52 سینٹ مع آٹا چکی نمبر 143/5 قیمت دس لاکھ روپے کل میزان 30,00,000۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد پی محمد کٹی حاجی — گواہ ٹی محمد منزل

ہارٹ اٹیک اور اس کی وجوہات

(شہزاد احمد)

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو استعمال کر کے انسان نے بہت ترقی کر لی ہے لیکن بڑھتی ہوئی سائنسی اور فنی پیچیدگیوں نے انسانی جسم میں جن خطرات کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے ان میں سے ایک ہارٹ اٹیک ہے جس کو سائنسی اصطلاح میں مائیو کارڈیل انفاکشن Myocardial Infarction کہتے ہیں ہارٹ اٹیک اس وقت ہوتا ہے جب دل کا کنٹرول سسٹم متاثر ہو جائے اس کیلئے دل کی شناخت کو سمجھنا ضروری ہے دل چار حجروں والا ایک پمپ ہے جس کو درمیان سے ایک دیوار نے دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اوپر والے حجرے Atria آریکل کہلاتے ہیں جبکہ نیچے والے دونوں حصے وینٹریکل کہلاتے ہیں دائیں حصے میں نیلگوں خون ہوتا ہے جو سارے جسم میں غذائی اجزاء اور آکسیجن فراہم کر کے تمام Cells کے فاضل مواد اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو لے کر آتا ہے بائیں حصے میں صاف خون ہوتا ہے جو نظام انہضام کے مختلف حصوں سے خوراک اور پھیپھڑوں سے آکسیجن لیتا ہے دایاں آریکل دائیں وینٹریکل میں ایک Tricuspid والو کے ذریعے کھلتا ہے جہاں سے خون کو پلمونری آرٹریز کے ذریعے پھیپھڑوں میں بھیج دیا جاتا ہے بایاں A r t i u m بائیں وینٹریکل میں Bicuspid والو کے ذریعے کھلتا ہے جہاں سے خون کو اے اورٹا کے ذریعے دل کے تمام حصوں میں بھیج دیا جاتا ہے اس لئے بائیں وینٹریکل کی دیوار دائیں وینٹریکل کی دیوار سے تقریباً تین گنا موٹی ہوتی ہے۔ اے اورٹا اور بائیں وینٹریکل کے ملاپ کے مقام پر ایک والو ہوتا ہے جسے Semilunar کہتے ہیں اس سے تھوڑا آگے اورٹا سے پہلے دو آرٹریز نکلتی ہیں جنہیں کارونری آرٹریز کہا جاتا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جو ہارٹ اٹیک کا اصل سبب ہے حیرانی کی بات یہ ہے کہ دل میں خون ہر وقت موجود رہتا ہے مگر دل اس خون سے اپنی خوراک حاصل کر سکتا اس کیلئے ضروری ہے کہ اس کی خوراک کارونری آرٹریز کے ذریعے وصول ہو لیکن بسا اوقات ہوتا یوں ہے ان رگوں میں خون کے خراب اجزاء رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں جسے Thrombus کہتے ہیں جس کے باعث دل کے پٹھوں تک خوراک نہیں پہنچ پاتی۔ خلیے Cell مرنا شروع ہو جاتے ہیں جسم کو خون کی ترسیل میں خلل آ جاتا ہے جسے ہارٹ اٹیک کہا جاتا ہے اس لئے چکنائی اور کولیسٹرول کا مناسب خیال رکھنا چاہئے کیونکہ کولیسٹرول خون کی نالیوں میں ایک پیلی اور سخت تہہ جو کہ چکنائی کے مادے سے بنتی ہے جما دیتا ہے جسے Atherosclerosis کہتے ہیں اس سے خون کی نالیوں کا راستہ دیوار سخت ہو جاتی ہے جس سے Thrombus کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور اگر یہ Thrombus چونکہ اس وقت بن پاتی ہے جب بہت زیادہ آرام پسندی کے باعث ایک لمبے عرصے تک خون کی رفتار سست رہے چنانچہ مناسب ورزش سے اس سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے اور غذائی تناسب کو ٹھیک کر کے ہارٹ اٹیک سے بچا جا سکتا ہے۔ دوسری بڑی وجہ ہائی بلڈ پریشر جسے Hypertension کہتے ہیں اس سے خون کی نالیوں کی دیواریں خراب ہو جاتی ہیں اور دل کے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں جس سے ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھ جاتا ہے بلڈ پریشر کو مناسب ورزش سے قابو میں رکھا جا سکتا ہے دوسری طرف Genetics میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بلڈ پریشر کو کئی Genes کنٹرول کرتے ہیں جو کہ وراثت کا بنیادی یونٹ ہے۔ اور یہ بھی کہ والدین اور بچوں کے بلڈ پریشر میں ربط ہوتا ہے دوسرے الفاظ میں ہارٹ اٹیک کو بعض Cases میں اگر وراثتی معاملہ قرار دیا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا جو کہ ابھی غیر مقبول نظریہ ہے عین ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں Genetics اس بات کو بھی ثابت کر دے کہ دل کے پٹھوں کو کمزور کرنے والے Genes بھی Mutation کے باعث وجود میں آ چکے ہیں Mutations جینز کی اس تبدیلی کا نام ہے جو کہ کئی باعث سے ہو سکتی ہے جن میں دور حاضر کے تابکار عناصر اہم ہیں۔ اب مسئلہ آتا ہے ذہنی دباؤ کا اس کیلئے تھوڑی سی معلومات Pacemaker کے متعلق حاصل کر لیجئے اسے Sino- atrialnod بھی کہا جاتا ہے یہ دراصل ایک گومڑی سی ہے جس میں چند ملے جلے دل کے خلوی دھاگے اور چند عصبی دھاگے ہوتے ہیں یہ دائیں Artium کے اوپر والے حصے پر واقع ہے یہاں سے جو Impuleses نکلتی ہے وہ دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرتی ہے یہ پیغام Atrioventricular nod پر تقریباً 0.15 سیکنڈ کے وقفے میں موصول ہوتا ہے جہاں سے دوسرا پیغام زیریں حجروں میں پھیل جاتا ہے مسلسل ذہنی دباؤ سے ان رطوبتوں پر اثر پڑ سکتا ہے جو کہ عصبی نظام کے دو خلیوں کے درمیان پیغام رسانی کیلئے استعمال ہوتی ہے اس کا اثر یہاں بھی غالب آ سکتا ہے اور دل کو دھڑکانے والے پیغام میں خلل آ جائے گا پھر دل کے نظام میں توڑ پھوڑ کوئی غیر معمولی بات نہیں دوسرے یہ کہ اس ذہنی دباؤ سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے جو کہ شدید حالات میں Heart attack کا سبب بن جاتا ہے شور سے ان دونوں چیزوں پر اثر پڑتا ہے انسانی کان 90 ڈیسی بل تک کی آواز بغیر تکلیف کے سن سکتا ہے ڈیسی بل آواز کی شدت ناپنے کا پیمانہ ہے اور نوے سے سو ڈیسی بل تک انسانی صحت پر نقصان کے خطرات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ادارہ تحفظ ماحول کے سروے کے مطابق مصروف علاقوں میں شور کی سطح 96 ڈیسی بل تک چلی جاتی ہے جب کہ بعض صنعتوں میں یہ 80 سے 120 ڈیسی بل تک ہے جس کے باعث ذہنی دباؤ اور بلڈ پریشر ہوتا ہے اور یہ ہارٹ اٹیک کی طرف لے جاتا ہے۔ ممکن ہے مستقبل قریب میں سائنسی تحقیق اس کا کوئی وائرس یا خوردبینی جاندار بھی دریافت کر لے جبکہ ابھی تک اس کا کوئی وائرس یا Asalorganism دریافت نہیں ہوا اور سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ہارٹ اٹیک میں زیادہ تر کردار انسان کی اپنی کوتاہی کا ہے اس کے لئے سگریٹ نوشی بھی نقصان دہ ہوتی ہے جس میں نکوٹین ہوتی ہے جو کہ خون کی پھٹکیاں سی بنا دیتی ہے اور اگر یہ مادے کسی جگہ خون کی باریک نالیوں میں پھنس جائیں تو خطرہ بن سکتے ہیں ایک اوسط انسان کی زندگی میں دل تقریباً 2.5 بلین مرتبہ دھڑکتا ہے اور جسم کو خون فراہم کرتا ہے یہ ایک مضبوط عضو ہے جسے انسان کی اپنی کوتاہیاں خراب کر دیتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس سے بچنے کیلئے اپنی غذا اور ورزش کا خاص خیال رکھیں اس مقصد کیلئے چاہئے کہ سمجھداری سے پابندی کے ساتھ ہفتہ میں کم از کم تین دفعہ 25 سے 30 منٹ تک ورزش کی جائے ورزش اتنی ہونی چاہئے کہ انسان کی سانس اس قدر پھولے کہ با آسانی بات کر سکے تمباکو نوشی ترک کر دینی چاہئے کیونکہ تمباکو نوش کو دل کی بیماری سے موت کا خطرہ غیر تمباکو نوش کے مقابلہ میں چار گنا تک ہو سکتا ہے۔ اپنے وزن پر نظر رکھی جائے اور اپنے آپ کو موٹاپے سے دور رکھا جائے۔ کیونکہ زیادہ موٹاپا بلڈ پریشر خون میں شکر اور چکنائی کی زیادتی ظاہر کرتا ہے اور یہ تینوں چیزیں ہارٹ اٹیک کا سبب بن سکتی ہیں۔ ذہنی تناؤ سے گریز کیا جائے۔ چکنائی کا استعمال کم کر دیا جائے مثلاً سرخ گوشت چربی وغیرہ۔ میٹھا کم کر دیا جائے۔ فائبر یعنی ریشہ والی غذا کا استعمال بڑھا دیا جائے۔ نمک کا استعمال کم کر دیا جائے کیونکہ اس کی زیادتی بلڈ پریشر کا باعث بنتی ہے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ پنجگانہ نماز ادا کی جائے۔ نماز نہ صرف عبادت ہے بلکہ دل کے مریض کے لئے ہلکی ورزش کا باعث بھی ہوتی ہے بعض دوسرے عوامل بھی ہارٹ اٹیک کا سبب ہو سکتے ہیں۔ ان میں عمر جنس قوم ذیابطیس اور مانع حمل گولیاں شامل ہیں۔ اکثر اوقات یہ انسان کے بس میں نہیں ہوتے۔ لیکن اس بات کا احساس کہ ان کا وجود ہے آپ کو ممکنہ خطرات سے آگاہ رکھے گا تقریباً 10 فیصد ادھیڑ عمر لوگ دل کی خاموش بیماری یعنی Silent Ischemia میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ دل کو آکسیجن کی کمی ہے اور ان کو اس کا پتہ نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ دل کی صحت کے بارے میں اپنے ڈاکٹر سے وقتاً فوقتاً مشورہ کرتے رہنا چاہئے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۵ نومبر ۰۵)

طلباء کیلئے مفید معلومات

بائیو ٹیکنالوجی میں کس طرح کیریئر بنا سکتے ہیں

آج بائیوٹیکنالوجی کو سائنس کی ایک علاحدہ شاخ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ یہ سائنس کا وہ شعبہ ہے جہاں بیسک (بنیادی) سائنس اور اپلائیڈ (عملی) سائنس ساتھ ساتھ کام کرتے ہیں۔ سائنس کے بنیادی شعبہ جیسے فزکس، میتھمیٹکس، کیمسٹری، بایوکیمسٹری اور انجینئرنگ تمام شعبوں کا بالراست تعلق بایوٹیکنالوجی سے ہے۔ بایوٹیکنالوجی کا بنیادی مقصد ایسی اشیاء طریقہ عمل رٹیکنالوجی تیار کرنا ہے جس کا فائدہ سماج کے مختلف شعبوں جیسے صحت زراعت حیوانی ذرائع توانائی، ماحول جنگلات اور صنعتوں میں ہو سکے۔

مختلف شعبے اور کام: زراعت اور تحفظ مویشیان: مائکرو پروپگیشن ٹشو کلچر نباتات کی مختلف بیماریوں پر قابو کم وقت میں یکساں خصوصیات کی حامل فصلوں کو تیار کرنا جیسے عنوانات پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ **ماحول**: صنعتی آلودگی پر قابو ان صنعتوں سے نکلنے والے مختلف زہریلے مادوں کے زہریلے پن کو کم کرنے کیلئے مختلف طریقوں کا استعمال بیکار مادوں کا دوبارہ دور جیسے عنوانات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ **صنعتی**: توانائی پیدا کرنے اور استعمال کرنے کے مختلف ذرائع، کیمیائی طریقہ عمل، کپڑے تیار کرنا، جینیٹک انجینئرنگ وغیرہ، بایوانفارمیٹکس اسی شعبے کی ایک نہایت ہی اہم شاخ ہے۔ ہندوستان میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس بنگلور میں اس مضمون پر ریسرچ جاری ہے۔ جینیٹک انجینئرنگ اور مائکرو بایولوجی جیسے مضامین بھی بالراست اسی شعبے سے منسلک ہیں جہاں بہت تیزی سے ریسرچ کا کام جاری ہے۔ **حفظان صحت**: بایوٹیکنالوجسٹ جدید دوائیں بنانے کا کام کرتے ہیں۔ بیماریوں کی جلد از جلد تشخیص کے نئے نئے طریقوں، موروثی نقائص کو دور کرنے کے مختلف علاج پر ریسرچ کا کام کرتے ہیں۔ **تعلیمی ادارے**: جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی پہلا ادارہ ہے جس نے سب سے پہلے دو سالہ ایم ایس سی ان بایوٹیکنالوجی کا کورس شروع کیا۔ اس کورس میں داخلے کیلئے طلبہ کو انٹرنس امتحان میں شریک ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ آئی آئی ٹی، پوئی ممبئی۔

☆ سینٹرل یونیورسٹی، حیدرآباد ☆ بنارس ہندو یونیورسٹی

☆ برسا ایگریکلچر یونیورسٹی اور کالی کٹ یونیورسٹی میں بھی بایوٹیکنالوجی کے کورسیز جاری ہیں۔ بایوٹیکنالوجی میں دلچسپی رکھنے والے طلبہ دو طریقوں سے اس شعبے میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۱) بی ای بایوٹیکنالوجی ۲) بی ٹی اور ایم ٹیک چار سالہ کورس۔ انٹرنس امتحان کے ذریعہ داخلہ۔ مہاراشٹر حکومت کے ذریعہ ای ٹی کے تحت۔

۳) بی ایس سی بایوٹیکنالوجی۔

مہاراشٹر کی تقریباً ہر یونیورسٹی میں بی ایس سی میں بایوٹیکنالوجی کا مضمون موجود ہے۔ وہ طلبہ جنہوں نے بی ایس سی بایوٹیکنالوجی کیا ہے ایم ایس سی بایوٹیکنالوجی میں داخلہ لے سکتے ہیں اس کے علاوہ کیمسٹری، مائکرو بایولوجی، بوٹنی، زولوجی، بایوکیمسٹری سے گریجویشن کئے ہوئے طلبہ بھی ایم ایس سی بایوٹیکنالوجی کر سکتے ہیں۔ ممبئی میں مٹھی بائی کالج ولے پارلے بایوٹیکنالوجی کی تعلیم کے لئے بہترین کالج سمجھا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر امتیازی انعامات

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی اولوالعزمی اور خداداد فہم وفراست کی آئینہ دار آپ کی انقلابی تحریک ''تحریک جدید'' کو جماعت کی تمام طوعی تحریکات میں کئی اعتبار سے ایک منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہے مثلاً:

☆تحریک جدید کا دائرہ کار زمین کے کناروں تک ممتد ہے اور اس کے اجراء کا اہم ترین بنیادی مقصد ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی روحانی بادشاہت کا قیام ہے۔

☆تحریک جدید عالمی سطح پر تربیت واصلاح اور دعوت الی اللہ کے دو عظیم جہادوں کا مجموعہ ہے۔

☆تحریک جدید ہی کی بدولت جماعت احمدیہ کو تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کے بالمقابل اکناف عالم میں پیغام حق پہنچانے کا امتیازی مقام حاصل ہوا ہے۔(المصلح ۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء)

☆تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔(۱۹ سالہ کتاب ص ۲۱)

☆تحریک جدید میں اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ اور بادشاہت کے قیام کی خوشخبری دی گئی ہے۔
(مطالبات ص ۱۷۹)

☆تحریک جدید میں پیش کی جانے والی ہر قربانی صدقہ جاریہ کے ثواب کی حامل ہے۔(۱۹ سالہ کتاب ص ۳۱)

☆تحریک جدید بروز قیامت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت کی ضامن ہے۔
(حیات قدسی حصہ پنجم)

☆تحریک جدید اپنے مجاہدین کو بدری صحابہ کے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔(مطالبات ص ۱۴)

☆تحریک جدید احمدیوں کی موعود سرزمین میں کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔(پانچ ہزاری کتاب ص ۵۱)

☆تحریک جدید میں پیش کی جانے والی اموال ونفوس کی اعلیٰ قربانی سے آخرت کے سنورنے اور قادیان کی واپسی کی نوید ہے۔ (حیات قدسی حصہ پنجم)

☆تحریک جدید نظام وصیت کے لئے بطور ارہاص (ہراول دستہ) ہونے کی وجہ سے اس بابرکت آسمانی نظام کو وسیع تر کرنے کا ذریعہ ہے۔ (نظام نو ص ۱۳)

☆تحریک جدید دنیا بھر میں نظام نو کے قیام کے لئے ایلیا نبی کا مقام رکھتی ہے۔ (نظام نو ص ۱۳)

☆تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ہر فرد جماعت کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء)

☆تحریک جدید کی عظمت کے ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے۔
(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء)

☆تحریک جدید کے لئے خدا تعالیٰ کے در کے فقیر بننے کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے۔(مطالبات ص ۱۸۱)

☆تحریک جدید کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعت کے تمام طوعی چندوں کی ماں کی حیثیت دی ہے اور چندہ عام کے بعد چندہ تحریک جدید کو سب سے اہم اور ضروری چندہ قرار دیا ہے۔(خطبہ جمعہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۵ء)

یہ اور ان جیسے بہت سے دوسرے اہم امتیازات کی بناء پر ہی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مجاہدین تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے ان گراں بہا آسمانی انعامات کی بشارت عطا فرمائی ہے کہ:

''یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں حائل ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور انکی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور انکے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔'' (۱۹ سالہ کتاب ص ۱۴)

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس خوش نصیب زمرہ میں شامل ہو کر مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر تمام گراں بہا آسمانی انعامات سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خورشید احمد انور وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ناروے کے موقع پر حضور کا استقبال اور الوداع کرتے ہوئے ناروے کی لجنہ وناصرات نے ترانہ کی شکل میں ذیل کی دو نظمیں ترنم کے ساتھ پڑھیں

استقبالیہ

تختِ روحانی کے وارث پیارے آقا مرحبا
تیرا آنا صد مبارک پیارے آقا مرحبا
پیارے آقا تیری آمد سے بہاریں آگئیں
رحمتوں کی بدلیاں سر پہ ہمارے چھا گئیں
آپ لائے ہیں بشارت پیارے آقا مرحبا
تختِ روحانی کے وارث پیارے آقا مرحبا
تیرے آنے سے دلوں میں زندگی پیدا ہوئی
ہر اندھیرے میں اچانک روشنی پیدا ہوئی
آپ ہیں نورِ صداقت پیارے آقا مرحبا
تختِ روحانی کے وارث پیارے آقا مرحبا
عید کی سی رونقیں آقا کے آنے سے لگیں
برکتیں ہم کو پیارے تیرے پانے سے ملیں
آپ کی ہے یہ کرامت پیارے آقا مرحبا
تختِ روحانی کے وارث پیار آقا مرحبا
آپ وہ مسرور ہیں جن کی حمایت میں خدا
ہر جگہ تائید حق کا ہے دکھاتا معجزہ

الوداعیہ

جارہے آقا ہیں سب کے حافظ و ناصر خدا — آج سب کہتے ہیں دل سے حافظ و ناصر خدا
ہم دعا کرتے ہیں تم مولیٰ کی رحمت میں رہو — ہر قدم پر اپنے مولیٰ کی حفاظت میں رہو
تم جہاں جاؤ خدا کی رحمتیں ہوں ساتھ ساتھ — کامیابی کامرانی برکتیں ہوں ساتھ ساتھ
ہم دعا کرتے ہیں آپ آئیں یہاں پر بار بار — آپ کے آنے سے آجاتی ہے گلشن میں بہار
آپ کے آنے سے ہر دل میں خوشی کی لہر تھی
آپ کے جانے سے ہم غمگین ہیں اور اشکبار

خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ:: ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات

وجہ سے قائم نہیں رہ سکے ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں پھر دعوت الی اللہ کی مہم کو تازہ کرنے اور ٹوٹے ہوئے رابطوں کو بحال کرنے کی طرف مسلسل توجہ دلا چکے ہیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4/جون 2004 میں فرمایا:-

"دنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں اس لئے اب ان کو بچانے کیلئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں یا اس پر گزارا نہیں ہوسکتا بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان کرنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ہر شخص ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے اور آپ لوگ جہاں اس کام سے دنیا کو فائدہ پہنچا رہے ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر رہے ہوں گے وہاں آپ کو بھی فائدہ ہوگا اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے اور ثواب بھی حاصل کر رہے ہوں گے .... اللہ کرے ہم میں سے ہر ایک سچی تڑپ کے ساتھ نوع انسان کی سچی ہمدردی اور امت محمدیہ کے ساتھ سچی محبت کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام یعنی: "اے تمام لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال و تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے" دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں"۔ پھر حضور پُرنور نے فرمایا:- "دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے مستقل مزاجی سے تُلے رہنے والا کام ہے اور یہ نہیں کہ ایک رابطہ کیا یا سال کے آخر میں دو مہینے اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کیلئے وقف کر دئے بلکہ سارا سال اس کام پر لگے رہنا چاہئے اور اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے"

اسی طرح فرمایا:-

" ہر داعی الی اللہ کو ہر تبلیغ کرنے والے کو ہر واقف زندگی کو ہر عہدیدار کو اور چونکہ دنیا کی نظر ایک جماعت کی حیثیت سے جماعت کے ہر فرد پر ہے اس لئے ہر احمدی کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بوڑھا ایک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی ہماری مدد فرمائے اور ہماری زندگیوں میں بھی اس کے فضل کے آثار ظاہر ہوں" (بدر 20 جولائی 2004ء)

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، عہد بیعت کو نبھانے والے بنیں، اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر بھی لاگو کریں اور دنیا کو پہنچانے والے بھی ہوں اور جلد سے جلد اسلام کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں ۔آمین۔" (بدر 20 جولائی 2004ء)

خاکسار اپنے اس مضمون کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے درج ذیل ولولہ انگیز اشعار پر ختم کرتا ہے:

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بقیہ:: خلاصہ خطبہ جمعہ

حرکات کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ان پر حاوی ہو گئے ہیں حضور انور نے آسٹریلیا میں بسنے والے پاکستان کے احمدیوں کو یہ سمجھایا کہ وہ جماعتی معاملات میں اور تعلقات میں اپنے ان بھائیوں کا خاص خیال رکھیں فرمایا اجلاسات میں تقاریر میں انگریزی زبان کا استعمال کیا جانا چاہئے کیونکہ یہ زبان ہر ایک کو سمجھ آتی ہے اور دیگر احمدیوں کو حضور نے فرمایا کہ آپ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امام مہدی مانا ہے اور ان کی بیعت کی ہے اسلئے آپ کو کسی اور کا نمونہ دیکھنے کی بجائے ان کی تعلیم اور انکا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہنا کہ چونکہ تمہیں فلاں شخص کی وجہ سے ٹھوکر لگی ہے اسلئے تمہیں معاف کیا جاتا ہے اسلئے ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ جس کی ہم نے بیعت کی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور ہم نے اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گذارنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت خدا کے رسول نے دی ہے اور بہت سے پیغمبروں نے اس سے ملنے کی خواہش کی تھی پس اپنے دلوں کو پاک کرو یہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ اس پر آشوب زمانے کی زہر تم پر کچھ اثر دکھائے اپنی اخلاقی حالتوں کو درست کرو کینوں بغضوں اور غصوں سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھاؤ فرمایا یہ توقعات تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم سے آج ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہر دن طلوع ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں اور اس کے فضلوں کی ہر رنگ میں بارش برستے دیکھ رہے ہیں۔ پس اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اپنا معاملہ خدا سے صاف رکھیں اور اپنا قبلہ درست رکھیں دلوں کو پاک رکھنے اور اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ اپنے دل میں جھانک کر دیکھیں اور دوسروں کی بجائے اپنی کمزوریوں کی طرف دیکھیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں یاد رکھیں ان ہی اعلیٰ اخلاق اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے تبلیغ کے میدان ہمارے لئے کھلیں گے اور اگلی نسلوں کی تربیت آسان ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو غیروں سے حسن سلوک کرنے اور ان کی خطائیں بخشنے کا حکم دیا ہے فرمایا جب ایسی تعلیم ہے تو ہمیں آپس میں ملکر ایک دوسرے سے کس قدر حسن سلوک کرنا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ایک پاک نمونہ دکھانے کیلئے منتخب کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کیلئے جماعت نمونہ ٹھہرے اسلئے نفس امارہ سے نکل کر اور شیطان کے پنجوں سے آزاد ہو کر ہمیں نفس لوامہ کی طرف آنا چاہئے نفس لوامہ والا اپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے اور شیطان کے ساتھ ایک حالت جنگ میں رہتا ہے تب اللہ تعالیٰ اس کو نفس مطمئنہ عطا فرما دیتا ہے۔

فرمایا اگر بھائیوں سے غلطیاں سرزد ہو جائیں تو صرف نظر سے کام لینا چاہئے لیکن اگر کوئی حد سے آگے نکل جائے تو خلیفۂ وقت کو یا نظام جماعت کو اطلاع دیکر خاموش ہو جانا چاہئے غلطیاں ہر ایک سے ہوتی ہیں آج زید سے ہوئی ہے تو کل بکر سے ہوگی ہر ایک میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں ہمیں اپنے بھائیوں کی خوبیاں تلاش کرنی چاہئیں تبھی ہم تبلیغی اور تربیتی اعتبار سے ترقی کر سکیں گے۔ فرمایا زبان ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے محبتیں بھی پنپتی ہیں اور قتل و غارت بھی ہو جاتی ہے اسلئے اس کا صحیح استعمال ہونا چاہئے زبان کی بد اخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اسلئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے یہی ہماری جماعت کا طرہ امتیاز ہے۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت آسٹریلیا کو توجہ دلائی کہ وہ اسلام کے پیغام کو آسٹریلیا میں پھیلائیں جس کے پھیلانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے آخر پر حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No. 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
ادوا زکوتکم
(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 THURSDAY 27th April 2006 Issue No.17

ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $
E-mail:
badrqadian@rediffmail.com

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کی اہم تحریک اور احباب جماعت کی ذمہ داری

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقعہ پر جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں " خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ" کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جو اہم تحریک مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008 نے پیش کی تھی اُس کا اُردو متن احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے 27 مئی 1908ء کو حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا جانشین اور خلیفہ چنا اور جماعت احمدیہ نے آپؓ کے ساتھ مکمل فرمانبرداری کا عہد کیا۔ نیز یہ عہد بھی کیا کہ جماعت کیلئے آپؓ کا حکم ایسے ہی ہوگا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم تھا چنانچہ جماعت کے اندر خلافت کا قیام ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانہ بزمانہ یہ خلافت مستحکم ہوتی چلی گئی اب 2008ء میں انشاء اللہ خلافت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس بیش قیمت انعام اور اس انعام کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے جو ان گنت افضال اور برکات نازل ہوئی ہیں اور ان گنت ترقیات جو جماعت نے خلافت احمدیہ کے سایہ کے نیچے کی ہیں ان کا شکر جماعت پر واجب ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس شکر کے اظہار کیلئے سن 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کا اہتمام کرے۔ اور اس غرض کیلئے ایک منصوبہ کی منظوری بھی مرحمت فرمائی جو دنیا کی سب جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔

1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کا اہتمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کیا گیا اور آپ کے دور خلافت کے پہلے پچیس سال مکمل ہونے پر اور اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گذاری کا عملی ثبوت دینے کیلئے جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام ہمام اور محبوب آقا کے حضور قریباً 3 لاکھ روپے کی رقم بطور شکرانہ پیش کی اور درخواست کی کہ حضور اسے قبول فرمائیں اور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

اب خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے موقع پر مناسب ہوگا کہ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گذاری کا عملی ثبوت دیتے ہوئے ہم سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مناسب رقم بطور شکرانہ اس درخواست کے ساتھ پیش کریں کہ یہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا اظہار ہے۔ حضور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے تجویز کیا ہے کہ اس شکرانہ کی رقم کم از کم دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ ہو۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خاکسار جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ اور اس محبت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اسے خلافت احمدیہ سے ہے اس تحریک پر لبیک کہے گی۔ احباب جماعت انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعتی طور پر بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مختلف ممالک کے جو نمائندگان یہاں تشریف رکھتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ واپس جا کر اپنے اپنے ممالک میں اس امر کی تحریک کریں۔

(صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008)

امتحان دینی نصاب

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام : انعامی مقالہ نویسی

مجلس انصار اللہ بھارت برائے سال 2006ء

امتحان مورخہ 16 جولائی بروز اتوار ہوگا

نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے

☆۔ قرآن مجید باترجمہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱ تا ۱۰۰ رکوع ۱۲ — 40 نمبر
☆۔ کتاب تبلیغ ہدایت مکمل (تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ — 25 نمبر
☆۔ دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 155 تا صفحہ 188 — 25 نمبر
☆۔ جوبلی کی دعائیں زبانی یاد کر کے سنائیں۔ — 10 نمبر

علاوہ ازیں امسال دو ماہی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جنوری فروری 2006ء، نشان آسمانی ...... مارچ، اپریل درثمین ...... مئی جون، درثمین ...... جولائی اگست دو اہم تقریریں .. ستمبر اکتوبر آسمانی فیصلہ ...... نومبر دسمبر لیکچر سیالکوٹ

انعامی مقالہ: اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے گزشتہ چند سالوں سے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے امسال انعامی مقالہ کا عنوان " برکاتِ خلافت" تجویز کیا گیا ہے۔ انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کر کے 31 جولائی تک دفتر انصار اللہ میں بھجوادیں۔ انعام اوّل ایک ہزار روپے (1000) دوئم سات صد روپے 700 سوئم پانچ صد روپے ہے۔ نوٹ: زعماء کرام اس کے مطابق اپنی مجلس کے انصار کو دینی امتحان، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مضمون نویسی کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

مقالہ نویسی

زیر انتظام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تعلیمی سال 07-2006 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان انتخاب کیا ہے۔ " قرآن مجید کا ماں کو دو سال تک بچہ کو دودھ پلانے کا حکم اور موجودہ طبی سائنس کی تحقیق میں ارشاد ربانی کی تائید" سال گزشتہ میں دُنیا میں عالمی شیر مادر ہفتہ منایا گیا ماں کے دودھ کی اہمیت پر ڈاکٹروں اور دانشوروں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ماں کا دودھ قدرت کی ایک انمول نعمت ہے۔ بچہ کی آئندہ کی جسمانی، ذہنی، روحانی اور دیگر ترقیات کے لئے بچہ کو کم از کم دو سال تک ماں کا دودھ دینا چاہئے۔ ماں کے دودھ کی اہمیت کے بارے World Health organisation نے بھی مفصل رپورٹ شائع کی ہے۔

مقالہ نگار قرآنی حکم کی افادیت اور موجودہ طبی سائنس کے نظریہ سے ماں کے دودھ کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے اپنا مقالہ مرتب کریں گے مقالہ میں اول اور دوئم آنے والوں کیلئے ذیل کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔

انعام اول کیلئے 4000 روپے، انعام دوم کیلئے 3000 روپے۔

شرائط مقالہ: ☆ ...... مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ ☆ ...... مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگریزی میں سے ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆ ...... مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ ☆ ...... مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔ ☆ ...... مقالہ لکھتے وقت سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔ ☆ ...... مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔ ☆ ...... مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو ازخود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔ ☆ ...... اس مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تاکید کریں

مقالہ 30 نومبر تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)